عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۷ | ۲۳ تا ۳۰/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/فروری ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۵

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ

مقدس ناموں کی توہین

ذلت و رسوائی کا ٹھیکیدار
مرزا قادیانی

گناہوں کے نقصانات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

کیوٹی وی پر سوالات کے جوابات:

نائلہ' کراچی

س:..... مفتی محمد اکمل صاحب آپ فرماتے ہیں: ماڈلنگ پر مذہب میں کوئی بندش نہیں' یہ جائز ہے' ہاں آپ کو اپنے دیکھنے کے انداز کو بدلنا ہوگا' دوسرے ٹی وی پر جو تصاویر آپ کو نظر آتی ہیں' ان کو تصاویر نہیں کہا جاسکتا' تصاویر وہ ہوتی ہیں جو اخبارات و رسائل وغیرہ میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں؟ اشتہارات اور ماڈلنگ میں عورتوں نے جو لباس زیب تن کر رکھا ہوتا ہے اسے آپ جانتے ہی ہیں کہ برائے نام ہی ہوتا ہے؟

ج:..... اس مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے ظاہر ہے یہ شریعت کا مسئلہ نہیں' یہ ان کی ٹی وی کی نوکری کو حلال کرنے کی کوشش ہے' ورنہ کوئی مسلمان ماڈلنگ کی اجازت کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے؟ کیا یہ مفتی صاحب اپنی بیٹی کو اس طرح ماڈلنگ کی اجازت دیں گے؟

س:..... مولانا صاحب: ایک عورت کو نہایت تنگ اور باریک لباس پہنے ہوئے جب کوئی دیکھے گا تو وہ کیا اپنے دیکھنے کے انداز کو بدلے گا؟ مفتی اکمل صاحب تو روشن خیالی میں ارباب اختیار سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں؟

ج:..... اسلام تو مطلقاً غیر محرم کو دیکھنے کی ممانعت کرتا ہے' نامعلوم موصوف نے دیکھنے کے

مولانا سعید احمد جلال پوری

انداز بدلنے کا مسئلہ کون سی شریعت و دین سے اخذ فرمایا ہے؟ بہرحال یہ ان کا خانہ زاد ہے۔

س:..... مفتی ابوبکر صدیق صاحب: آپ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ اس میں سے اس کے سر کے بال نظر آتے ہیں تو اس کی نماز نہیں ہوتی؟

ج:..... جی ہاں سر کے بال ستر میں آتے ہیں لہٰذا ان کے کھلے نظر آنے سے نماز نہ ہوگی۔

س:..... نقش و نگار' ہاف سلیپ (جس سے کہنیاں ننگی رہتی ہوں) والی ٹی شرٹ' نہایت تنگ پینٹ (جس سے جسمانی خدو خال نمایاں ہوتے ہیں) میں نماز پڑھنے کو نہ صرف معمول بنالینا بلکہ گھر میں اکثر ماں بہنوں کی موجودگی میں بھی اکثر و بیشتر پہنے رکھنا یہ کیا احترام ہے؟

ج:..... یہ مسائل تو ان کو نظر آتے ہیں جن کے دل میں دین و شریعت اور عفت و پاکیزگی کا کوئی تصور ہو اور جو اس نعمت سے محروم ہوں ان کو یہ دقیانوسیت ہی نظر آئے گی۔

س:..... عورت کا ویسے تو ننگے سر بیٹھے اور پھرتے رہنا لیکن بوقت اذان سر پر کوئی کپڑا رکھ لینا' کپڑا یا دوپٹہ نہ ملے تو اخبار یا پھر پلیٹ سر پر رکھ لینا' کیا اذان سے پہلے اللہ کہیں اور گیا ہوا تھا؟

ج:..... بلاشبہ خواتین کو سر ڈھک کر رکھنا چاہئے' مگر خواتین کا صرف اذان کے وقت ایسا کرنا بھی شاید مغرب کی نقالی ہے' کیونکہ عیسائی خواتین بھی یوں تو ننگی پھرتی ہیں اور ایسا مختصر لباس کہ کوئی مسلمان گوارہ نہیں کر سکتا مگر جیسے ہی ان کا کوئی پادری یا راہب ان کے سامنے آئے تو وہ اس حالت میں اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کے احترام کا احساس دلاتی ہیں۔

زیورات کی چوری

شہباز احمد خان' کراچی

س:..... عرض یہ ہے کہ ہم گھر میں چار افراد ہیں چند سالوں سے ہمارے گھر میں رقم اور زیورات غائب ہو رہے ہیں' جبکہ ہمارے گھر میں نہ تو کوئی بچہ ہے اور نہ کسی کا آنا جانا' لہٰذا قرآن و سنت کی روشنی میں کوئی حل بتائیں؟

ج:..... گھر میں چالیس روز تک روزانہ سورۂ بقرہ پڑھیں اور جو چیز رکھنا ہو اس پر آیت الکرسی پڑھ کر رکھا کریں۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سیّد محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ شمارہ:۵ ۲۳/تا ۳۰/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/فروری ۲۰۰۸ء

اس شمارے میں

مقدس ناموں کی توہین!......	۴	اداریہ
درسِ حدیث	۷	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
کیا اسلام مکمل ضابطۂ حیات نہیں؟	۸	مولانا سعید احمد جلال پوری
حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۲	علامہ محمد عبداللہ
ذلت ورسوائی کا ٹھیکیدار......مرزا قادیانی	۱۴	قاضی عبدالخالق
اہل اللہ اور اہل دنیا کے عیش کا فرق!	۱۹	مرسلہ: حفظ الرحمٰن خانو خیل
قادیانیوں کے اعتراضات کا اجمالی جواب	۲۰	مولانا اللہ وسایا
مسلمانوں کی حالتِ زار	۲۳	مولانا محمد علی صدیقی
گناہوں کے نقصانات	۲۴	ابوجویریہ جلال پوری
بزمِ اطفال	۲۶	قاضی احسان احمد

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

مقدس ناموں کی توہین

کتا خصلت لوگوں کا بھیانک کردار!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

تجربہ اور مشاہدہ گواہ ہے کہ کتا جب بھی کسی غیر مانوس انسان کو دیکھتا ہے تو ضرور بھونکتا ہے، اور جب تک انسان اس کے سامنے رہتا ہے وہ چپ نہیں ہوتا، اس لئے کہ یہ اس کی خصلت وطبیعت کی مجبوری ہے کہ وہ کسی نامانوس انسان کو دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح وہ لوگ جو کتا خصلت ہوں وہ بھی اپنی اسی طبیعت و عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔ غالباً اسی بنا پر پیغمبر اسلام نے ابتدا میں مسلمانوں کو کتوں سے نفرت کا حکم دیا کہ کہیں مسلمانوں میں کتوں کی خصلت نہ آجائے...... اور یہ حقیقت ہے کہ ساتھ رہنے سے انسانوں پر جانوروں کی اور جانوروں پر انسانوں کی طبیعت کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

جس طرح کتے کی یہ طبیعت وخصلت ہے، اسی طرح کتوں کے ساتھ رہنے والے کتا خصلت مغربی اور امریکی عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے، بلکہ وہ مسلمانوں کے تصور سے بھی بھونک اٹھتے ہیں۔ مسلمان چاہے کتنا ہی ان کو قریب کریں یا ان کے قریب ہوں، مگر وہ اپنی خصلت سے مجبور ہیں۔ شاید مسلمانوں کو بھونکے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی۔

اس پر کسی سیدھے سادے مسلمان کے ذہن میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ ہم نے تو آج تک کسی یورپی، امریکی اور مغرب کے کسی یہودی اور عیسائی کو بھونکتے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جس طرح اصلی کتے اور کتا خصلت انسان کی شکل وصورت میں فرق ہوتا ہے، اسی طرح ان کی بھونک میں بھی فرق ہوتا ہے، چنانچہ اصلی کتے کی بھونک کسی زبان ولغت کی پابند نہیں ہوتی، جبکہ انسان نما کتوں یا کتا خصلت انسانوں کی بھونک کسی نہ کسی زبان، لغت یا حروف والفاظ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے، لہٰذا کبھی تو ان کی بھونک تقریر وبیان کی صورت میں ہوتی ہے اور کبھی تحریر وخاکوں کی شکل میں پھر ان کی بھونک کے ہدف بھی مختلف ہوتے ہیں، مثلاً: کبھی وہ اسلام کو بھونکتے ہیں تو کبھی پیغمبر اسلام کو، کبھی وہ مسلمانوں کو بھونکتے ہیں تو کبھی ان کے شعائر کو، کبھی وہ قرآن کریم کو بھونکتے ہیں تو کبھی کعبۃ اللہ کو، کبھی وہ براہ راست خود یہ کام کرتے ہیں تو کبھی یہ خدمت اپنے غلاموں سے لیتے ہیں۔ اس کے لئے کبھی وہ ٹی وی کا سہارا لیتے ہیں تو کبھی اخبارات کا، کبھی اس کے لئے ویب سائٹ کا کندھا تلاش کرتے ہیں تو کبھی فلم اسکرین کا، کبھی تحریر کا تو کبھی تقریر کا، اور یہ سلسلہ آج کا نہیں بلکہ پچھلے چودہ سو سال سے یہ شرمناک کھیل کھیلا جارہا ہے، یہ اور بات ہے کہ جب تک مسلمانوں میں ملی غیرت اور دینی حمیت باقی تھی، اس وقت تک یہ سلسلہ محدود اور بہت محدود تھا، لیکن جب سے مغرب کو یقین ہوگیا کہ مسلمانوں میں اب پہلے جیسی دینی حمیت وغیرت نہیں رہی، بلکہ نام نہاد مسلمان بھی اب ہماری ہاں میں ہاں ملانے لگے ہیں تو انہوں نے اس مہم کو شدت سے اٹھانا شروع کردیا۔

جیسا کہ عرض کیا گیا جہاں ضرورت ہو وہ خود یہ خدمت انجام دیتے ہیں اور جہاں ان کے لئے مشکلات ہوں، وہاں وہ اپنے زرخرید غلاموں اور باج گزاروں سے یہ خدمت لیتے ہیں، یوں یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔ چنانچہ اگر کبھی انہوں نے راجپال ملعون کو اس کام کے لئے منتخب کیا تھا تو کبھی مرزا غلام احمد قادیانی کو، کبھی انہوں نے ملعون رشدی کو اس کے لئے چنا، تو کبھی تسلیمہ نسرین کو، کبھی فلم "دی میسج" کے کرداروں کو تو کبھی فلم "خدا کے لئے" کے بانی شعیب منصور کو۔ کہیں ڈنمارک کے یہودی اخبار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز خاکے شائع کرکے یہ خدمت انجام دی، تو کہیں امریکی صدارتی امیدوار بارک اوباما نے بیت اللہ پر

بمباری کا عندیہ دے کر یہ کام کیا، کہیں حدود اللہ کے خلاف آواز اٹھا کر پاکستان کے ملحدوں نے ان کی خواہش کی تعمیل کی تو کہیں قانون توہین رسالت کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے یہ کام کیا گیا، کہیں جہاد اور مجاہدوں کے خلاف فضا بنا کر اس منصوبہ کی تکمیل کی گئی تو کہیں اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد باور کرا کر اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

غرض یہ سب ان کتا خصلت یہودی اور عیسائیوں کی انسان اور مسلمان دشمنی کے شاہکار اور ان کی ہرزہ سرائیوں کے نشانات ہیں۔

اب تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ ان کتا خصلت امریکیوں کی ایک جوتا ساز کمپنی ALDO...... الڈو...... نے یہ کام اپنے ذمہ لے کر نعوذ باللہ! مسلمانوں کے مقدس ناموں پر بھونکنا شروع کر دیا ہے۔ اس عنوان پر اپنی طرف سے کچھ لکھنے سے بہتر ہوگا کہ روزنامہ ''امت'' کراچی ۲۸/ دسمبر ۲۰۰۷ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے، ملاحظہ ہو:

''سوڈان کے دارالحکومت خرطوم کے برطانوی عیسائی مشنری اسکول کی شاتم رسول ٹیچر کی جانب سے ٹیڈی بیئر (کھلونا بھالو) کا نام ''محمد'' رکھے جانے کے دلدوز واقعے کی بازگشت ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ امریکی صف اول کی جوتا بنانے والی کمپنی "Aldoshoes" کی جانب سے اصحاب اہل بیت، اللہ کے صفاتی ناموں اور پیغمبر اسلام کے ناموں پر مشتمل جوتوں کو فروخت کے لئے مارکیٹ میں پیش کر دیا گیا ہے۔

اس دلدوز واقعے کی خبر سب سے پہلے مختلف امریکی ریاستوں میں موجود پاکستانی مسلمانوں نے ای میل کے ذریعے دی، جنہوں نے بتایا کہ مختلف امریکی ریاستوں میں امریکی جوتے بنانے والی معروف کمپنی "Aldo" نے اپنی نئے جوتوں کی تشہیری مہم کا آغاز کرتے ہوئے فخریہ طور پر کہا ہے کہ انہوں نے خواتین اور مردوں کے لئے دلکش جوتوں کی وسیع رینج تیار کی ہے۔ مختلف ٹی وی چینلوں اور "Aldo" کی آفیشل ویب سائٹ پر ان جوتوں کو اسلامی ناموں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانان عالم کے لئے انتہائی دل آزار اور باعث اشتعال ہے۔ امریکا میں مقیم مسلمانوں اور کمپنی کی ویب سائٹ سے پتا چلا ہے کہ ان جوتوں کے لئے مقدس ہستیوں کا اسم استعمال کیا گیا ہے، جن میں اللہ کا صفاتی نام ''جلیل'' پیغمبر اسلام حضرت سلیمان، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کا نام ''عبداللہ'' اور آپ کی صاحبزادی کا اسم گرامی ''فاطمہ'' ظاہر کیا گیا ہے۔

امت کی تحقیق اور تلاش کے نتیجے میں اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ امریکی جوتے بنانے والی کمپنی "Aldo" نے جان بوجھ کر اس فعل بد کا ارتکاب کیا ہے اور تمام جوتوں کے ناموں کو بطور خاص ویب سائٹ پر پیش کیا گیا ہے ان جوتوں کی تصاویر اور ان کے رکھے گئے ناموں کو دیکھنے کے لئے ملاحظہ کیجئے: http://wwwZappas.com/n/p/dp/19967740.html,

http://www.aldoshoes.com/eng/storesection/redirect.cfm

امریکی ریاست فلاڈلفیا میں مقیم پاکستانی نوجوان عباس نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جوتے بنانے والی کمپنی "Aldoshoes" کا یہ اقدام لاعلمی کے زمرے میں نہیں آتا۔ کمپنی کے حکام اور مالک کو اچھی طرح علم ہوگا کہ پیغمبر اسلام اور اہل بیت کے نام کیا ہیں، وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں جبکہ اس دل آزار عمل میں امریکی محکمہ رجسٹریشن کے حکام بھی برابر کے شریک ہیں، کیونکہ انہیں ہر نام رجسٹر اور پیٹنٹ کرنے سے پہلے دیکھنا پڑتا ہے کہ اس نام کا مذہبی، سیاسی اور معاشرتی پہلو کیا ہے؟ عباس کا استدلال تھا کہ کمپنی کے بنائے ہوئے جوتے کے ہزاروں ناموں میں ایک نام بھی بش یا ریگن کا نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنی اور جوتوں کا نام رجسٹر اور پیش کرنے والے افراد کے ذہن میں یہ بات واضح تھی کہ وہ کس قسم کے نام رکھنے اور رجسٹر کرنے جا رہے ہیں۔ عباس نے کمپنی سے مطالبہ کیا کہ وہ معافی مانگے اور ایسے تمام جوتے واپس لے۔

ادھر یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ کراچی میں بھی سینکڑوں شہریوں کو اس حوالے سے SMS کئے گئے ہیں، جس میں امریکی شو کمپنی

"Aloshoes" کی طرف سے کی جانے والی ناپاک جسارت پر اظہار غم وغصہ کرنے کے ساتھ ساتھ Aldoshoes کا فون نمبر 1-800-326-2536 دیا گیا ہے کہ صاحب استطاعت مسلمان امریکا فون کر کے کمپنی سے براہ راست احتجاج کریں اور جو لوگ براہ راست فون نہیں کرسکتے وہ کمپنی کی ویب پر جا کر اپنا تحریری احتجاج Comments@adlogroup.com پر پیش کریں یا اپنی آئی ڈی سے اس ای میل ایڈریس پر میل بھیجیں۔

تازہ ترین خبروں سے پتا چلا ہے کہ جوتے بنانے والی امریکی کمپنی Aldoshoes نے اپنی آفیشل ویب سائٹ سے مقدس اسمائے گرامی والے جوتوں کی تصاویر ہٹانا شروع کردی ہیں، آخری اطلاعات آنے تک Aldoshoes نے حضرت عبداللہ کا اسم مبارک ظاہر کرنے والا ''ویب پیج'' Remove کردیا ہے۔

پشاور سے آن لائن احتجاج ریکارڈ کرانے والے نیاز گل نے اپنی ای میل میں مسلمانانِ عالم سے اپیل کی ہے کہ وہ امریکی جوتا کمپنی کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ ادھر کمپنی کی ویب سائٹ سے پتا چلا ہے کہ ''جلیل، فاطمہ، سلیمان'' جیسے مقدس ناموں کے حامل بنائے گئے جوتوں کو اب بھی Display پر رکھا گیا ہے اور ویب سائٹ پر انہیں تا حال Remove نہیں کیا گیا ہے۔

امریکی مسلمانوں نے اپنے احتجاج کا سلسلہ کمپنی کے خلاف ای میل بھیج کر اور ٹیلی فون کر کے جاری رکھا ہوا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ امریکی کمپنیاں اس قسم کی حرکتیں جان بوجھ کر کرتی ہیں، جس کا واضح مقصد مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنا ہے۔

امریکی مسلمانوں کی تنظیم "CARE" نے بھی اس حرکت کا نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے قانونی ماہرین اس سلسلے میں تنظیم کی طرف سے کارروائی کا جائزہ لے رہے ہیں اور جلد ہی اس معاملے کا جائزہ لے کر Adloshoes کے خلاف قانونی مہم کا آغاز کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ Adloshoes نامی یہ امریکی کمپنی امریکا کے علاوہ برطانیہ، آئرلینڈ اور کینیڈا سمیت 35 ممالک میں آن لائن جوتے فروخت کرتی ہے، اس کمپنی کا ہیڈ کوارٹر نیویارک میں ہے جبکہ لندن، میلان، پیرس، ٹوکیو اور دیگر بڑے بڑے عالمی شہروں میں اس کے کسٹمر سروس سینٹروں کی تعداد 329 ہے۔ Adloshoes کے مالک اور بانی کا نام Ado Bensadown ہے، کمپنی مردانہ اور زنانہ جوتوں کے علاوہ پتلون، بیلٹ، خواتین کے پرس اور دیگر اشیاء بھی بناتی ہے۔ Aldo کمپنی 1985ء سے ایڈز کے مرض کے خلاف کام کر رہی ہے اور اس سال بھی کمپنی نے Youth ایڈز کے پروگرام میں کئی ملین ڈالر دیئے ہیں۔

کمپنی کی ویب سائٹ کے مطابق (نقل کفر، کفر نباشد) سلیمان نام والے جوتے کی قیمت 140 ڈالر، فاطمہ نام والے جوتے کی قیمت 99.95 ڈالر، جلیل نام والے جوتے کی قیمت 160 ڈالر اور عبداللہ نام والے جوتے کی قیمت 140 ڈالر رکھی گئی ہے۔

ادھر اسلامی ویب سائٹوں اور دیگر بلاگس (سائیٹس) پر مسلمانوں کی طرف سے امریکی کمپنی کے خلاف آن لائن احتجاج کا سلسلہ جاری ہے جبکہ مختلف ممالک اور شہروں سے ملنے والی اطلاعات سے پتا چلتا ہے کہ کمپنی کے خلاف احتجاجی مراسلوں اور ایس ایم ایس سمیت احتجاجی ای میلز کا سلسلہ وسعت پا رہا ہے۔'' (روزنامہ ''امت'' کراچی، ۲۸/دسمبر ۲۰۰۷ء)

ان تفصیلات کے بعد کیا کہا جائے کہ یہ شرمناک فعل اور ہرزہ سرائی اسی اسلام دشمنی کا تسلسل نہیں جو روز اول سے مغرب کو اسلام، مسلمانوں اور ان کی مقدس شخصیات اور ان کے مقدس شعائر سے ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ بدباطن یہ نام کسی ریگن، بش یا الزبتھ کے نام پر کیوں نہیں رکھتے؟ کیا کہا جائے کہ کوئی انسان کسی انسان سے ایسی عداوت رکھ سکتا ہے؟ یا یہ کتا خصلت انسانوں کی اس عداوت کا مظہر ہے جو کسی کتے کو انسان سے ہوسکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہمت، جرأت اور ملی غیرت سے نوازے اور ان کتوں کو ڈنڈا دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر مسلمانوں اور ان کے نام نہاد حکمرانوں نے ان کتا خصلت مغرب اور امریکیوں کی چاپلوسی ترک نہ کی تو نہ معلوم آئندہ ہمیں کیا کچھ دیکھنا پڑے گا؟

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

گوہ (سوسمار) کے کھانے کے بارے میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ: میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں کہ: اس باب میں مندرجہ ذیل حضرات سے بھی احادیث مروی ہیں: حضرت عمر، ابوسعید، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ، جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے، اور گوہ کے کھانے پر اہل علم کا اختلاف ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور دیگر حضرات میں سے بعض اہل علم نے اس کے کھانے کی اجازت دی ہے اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف طبعی گھن کی وجہ سے اس کو تناول نہیں فرمایا۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۱)

تشریح:

''گوہ'' جسے فارسی میں ''سوسمار'' کہا جاتا ہے، رینگنے والے جانوروں میں سے ایک مشہور جانور ہے۔ چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے اور تین سے پانچ فٹ لمبا ہوتا ہے، اس کی کھال سخت اور بہت کارآمد ہوتی ہے، جیسا کہ حضرت مصنفؒ نے فرمایا ہے، اس مسئلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے زمانے سے اختلاف چلا آتا ہے کہ گوہ حلال ہے یا نہیں؟ چنانچہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے درمیان بھی اختلاف ہے، حضرت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک حلال ہے، اور امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک حلال نہیں۔

سنن ابو داؤد میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے کھانے سے منع فرمایا۔''

(مشکوٰۃ ص:۳۶۱)

مؤطا امام محمد (ص:۲۸۵) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو گوہ ہدیہ کی گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے منع فرمایا، اتنے میں ایک مانگنے والی خاتون آئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دینا چاہی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خود نہیں کھا سکتی وہ اس کو کھلاتی ہو؟

نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ اور ہنذار کے کھانے سے منع فرمایا۔

علاوہ ازیں گوہ کا شمار حشرات الارض میں ہوتا ہے، متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بنی اسرائیل میں ایک جماعت مسخ ہوئی تھی، مجھے اندیشہ ہے کہ گوہ کی شکل میں مسخ نہ ہوئی ہو'' اور کسی جانور کی شکل میں کسی امت کا مسخ ہونا، اس کے خبیث ہونے کی علامت ہے۔

بہرحال اس باب میں دلائل متعارض ہیں، اس لئے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے احتیاط کا پہلو اختیار کرتے ہوئے ان دلائل کو ترجیح دی ہے، جن سے اس کا ناجائز ہونا معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

عذابِ الٰہی

''آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کرکے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے، آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں۔''

اہلِ مصائب

''قیامت کے دن جب اہلِ مصائب کو اجر وثواب عطا کیا جائے گا تو اہلِ عافیت اس کو دیکھ کر یہ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے بدن دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے (اور یہ ثواب) ان کو مل جاتا۔''

مولانا سعید احمد جلال پوری

قسط:۲

کیا اسلام مکمل ضابطۂ حیات نہیں؟

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کی خدمت میں!

چہرے اور سر کے پردہ سے متعلق درج ذیل تصریحات ملاحظہ ہوں:

صحیح بخاری میں ہے،

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے گھر میں نیک صالح اور فاسق و فاجر ہر طرح کے لوگ آتے ہیں اگر آپ امہات المومنین کو پردہ کا حکم دے دیں تو کیا ہی اچھا ہو؟ اس پر سورۂ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی:

"واذا سألتموهن متاعاً فاسئلو هن من وراء حجاب، ذالكم اطهر لقلوبكم وقلوبهن وما كان لكم ان تؤذوا رسول الله ولا ان تنكحوا ازواجه من بعده ابدًا ان ذالكم كان عندالله عظيماً۔"

(الاحزاب:۵۳)

ترجمہ:...... "جب تمہیں ازواج مطہرات سے کچھ پوچھنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے پوچھا کرو یہی تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نبی کی ازواج کے ساتھ نبی کی وفات کے بعد کبھی نکاح نہ کرو کیونکہ یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔"

(صحیح بخاری ص:۷۰۶ ج:۲)

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پردہ کا حکم کتنا اہم ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین دور کے پاک باز اور پاکیزہ لوگوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ وہ ازواج مطہرات سے اور ازواج مطہرات ان سے پردہ کیا کریں اور اگر کبھی کوئی ضروری مسئلہ پوچھنا ہو یا کوئی معلومات کرنا ہوں تو بلا حجاب نہیں بلکہ پردہ کے اندر رہ کر کیا کریں یہ تمہارے اور ازواج مطہرات کے قلوب کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

غور فرمایئے یہ ان لوگوں کے لئے ارشاد ہے جن کو یہ کہا جارہا ہے کہ ازواج مطہرات ان کی مائیں ہیں اور نبی کی ازواج کے ساتھ نبی کی رحلت کے بعد ان کا نکاح کرنا ناجائز ہے کیونکہ یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔

بے پردگی کے حامی اور پردہ کے مخالف اس ڈاکٹر صاحب سے کوئی پوچھے کہ اس دور کے ہوس پرستوں اور دعوت گناہ دیتی ان تتلیوں کے لئے یہ حکم کیوں نہ ہوگا؟ کیا ان کے قلوب صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے دلوں سے زیادہ پاکیزہ ہیں؟ کیا دور حاضر کے ان مردوں اور عورتوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا؟ کیا بے پردہ پھرنے والی یہ تمام پریاں ان کی مائیں اور بہنیں ہیں؟ اگر نہیں تو پھر یہ اس حکم سے کیوں مستثنیٰ ہیں؟ صرف اس لئے کہ ان کو اللہ کے حکم، دین و شریعت، شرافت دیانت اور عصمت و پاکیزگی سے دشمنی اور چڑ ہے؟ اور وہ بھی محض اس لئے کہ چشم بددور مغرب کی اندھی تقلید میں خواتین کو اپنی ہوس پرست نگاہوں کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ چہرہ کا پردہ ہے یا نہیں؟ اس کے لئے صرف اتنا عرض ہے کہ پردہ چونکہ فتنہ اور گناہ کے سدباب کے لئے ہے اس لئے چہرہ بھی بنیادی طور پر پردہ میں داخل ہے، البتہ کچھ لوگ پردہ کے حکم کو خفیف اور ہلکا کرنے کے لئے یہ کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے خواتین کو اپنے پوشیدہ اعضاء کے پردہ کا حکم دیا ہے، رہے وہ اعضاء جو کھلے ہوئے ہوں، وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، چونکہ چہرہ کھلا ہوا ہوتا ہے، اس لئے اس کا پردہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں چند امور پیش نظر رہنا چاہئیں:

اول:...... چہرہ کھلے اعضاء میں سے نہیں، کیونکہ اگر اس کا پردہ نہ ہوتا یا اس کو چھپانے کا حکم نہ ہوتا تو صحابہ کرامؓ کو ازواج مطہرات سے پردہ کے پیچھے بات چیت کرنے کا حکم نہ دیا جاتا؟

دوم:...... چہرے کے علاوہ دوسرے اعضاء تو پہلے سے لباس میں مستور اور چھپے ہوئے ہوتے ہیں تو ان کے پردہ کا کیا معنی؟ کیا پردہ کا حکم خواتین کے لباس کو ہے؟ کیا کوئی معمولی عقل و خرد کا آدمی اس کو تسلیم کرسکتا ہے؟

سوم:...... پردہ کی مشروعیت اور اس کا حکم

دلوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے' جیسا کہ سورۂ احزاب کی مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہو چکا ہے' تو بتلایا جائے کہ خواتین کے چہرہ کو دیکھنے سے دل متاثر ہوتے ہیں یا ان کے اعضاء کے مستورہ پر موجود لباس کے دیکھنے سے؟ اگر چہرہ دیکھنے سے دل متاثر ہوتے ہیں اور یقیناً متاثر ہوتے ہیں تو اس کے پردہ کا حکم کیوں نہ ہوگا؟ اور وہ پردہ کے حکم سے کیوں مستثنیٰ ہوگا؟

چہارم:...... عورت کی کشش اور جاذبیت اور اس کے حسن و قبح' خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار اس کا چہرہ ہوتا ہے یا اس کے اعضاء پر موجود ساتر لباس؟ ہر عقلمند اس کا فیصلہ کرسکتا ہے کہ باعث کشش اور محرک فتنہ اس کا کھلا چہرہ ہی ہوتا ہے' جب محرک فتنہ ہی چہرہ ہے تو اس کا پردہ کیوں نہ ہوگا؟

پنجم:...... جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:

''یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن.'' (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی اپنی بیویوں صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ لٹکا لیا کریں اپنے اوپر چادریں۔''

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت ابن عباسؓ نے...... راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کھلی رکھنے کے سوا پورا جسم اور منہ ایک چادر میں چھپا کر بتلایا کہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ سب اس میں داخل ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج:۱۴، ص:۲۴۳)

باایں ہمہ اگر کبھی کسی ضرورت سے چہرہ کھلا رہ جائے یا کھولنا پڑے تو اس کی پہلے سے پیش بندی کردی گئی کہ مردوں اور عورتوں کو اپنی آنکھیں نیچی رکھنی چاہئیں، یہ ان کی شرم گاہوں کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ان تفصیلات کے بعد کوئی بے دین' قرآن و سنت کا منکر اور دین و شریعت کا باغی ہی شرعی پردہ کا منکر ہوگا۔

ششم:...... صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ افک کی حدیث میں مذکور ہے کہ:

''وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی من وراء الجیش فادلج فاصبح عند منزلی فرای سواد انسان نائم فاتانی فعرفنی حین رانی وکان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعہ حین عرفنی فخمرت وجھی بجلبابی......''

(صحیح بخاری ص:۶۹۶ ج:۲ طبع نور محمد کراچی)

''...... حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی' لشکر کے پیچھے تھے...... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ چلا گیا اور میں پیچھے رہ گئی اور اپنی جگہ پر بیٹھی انتظار کرتے کرتے سوگئی...... تو وہ صبح صبح اس جگہ پہنچ گئے' وہ کسی سوتے انسان کا ہیولا اور عکس دیکھ کر قریب آئے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا' اس لئے کہ انہوں نے حجاب اور پردہ کے حکم سے پہلے مجھے دیکھا تھا' جب انہوں نے مجھے پہچان کر ''انا للہ'' پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اپنے چہرہ کو اپنی چادر سے چھپالیا......''

بتلایا جائے کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں تھا تو ام المومنین یہ کیوں فرماتیں کہ: ''پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا؟'' اسی طرح اگر چہرہ کا پردہ نہیں تھا تو صدیقہ کائنات نے جاگنے پر اپنے چہرہ کو کیوں چھپایا تھا؟ کیا اب بھی اس میں کوئی اشکال وابہام باقی رہ جاتا ہے کہ چہرہ کا پردہ نہیں ہے' یا چہرہ پردہ کے حکم سے مستثنیٰ ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا کہا جائے کہ ڈاکٹر خالد مسعود جیسے ان ابوالہوس کا قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ پر ایمان ہے؟

ہفتم:...... صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے رضاعی چچا...... ابوقعیس کے بھائی...... افلح کے حضرت عائشہؓ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہنے اور حضرت عائشہؓ کے اجازت نہ دینے

اظہارِ تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد میں مدرسہ فاروقیہ کے استاذ اور ہردلعزیز شخصیت محترم قاری ایاز عباسی صاحب گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق مری سے تھا، جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مجلس کی طرف سے کوئی پروگرام ہو یا احتجاج، مرحوم اس میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ختم نبوت کے کاز سے عشق کی بدولت بزرگوں کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے تمام احکام بجالاتے۔ کریم آقا، ختم نبوت کی برکت سے ان کو غریق رحمت فرمائے۔ ان کی سیئات کو حسنات میں بدل دے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد طیب اور دیگر کارکنان ختم نبوت نے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دعائے خیر کی۔

قارئین ختم نبوت سے بھی التجا ہے کہ مرحوم قاری صاحب کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

کے سلسلہ میں مروی ہے:

"عن عائشةؓ انها قالت جاء عمي من الرضاعة فاستأذن علي فابيت ان اذن له حتي اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فقال انه عمك فأذني له..... قالت عائشةؓ وذلك بعد ان ضرب علينا الحجاب....."

(صحیح بخاری ص:۸۸۷ ج:۲ مطبع نور محمد کراچی)

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا..... افلح رضی اللہ عنہ...... نے میرے گھر اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہی تو میں نے ان کو یہ کہہ کر گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا کہ میں جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں' اجازت نہ دوں گی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے اس سلسلہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ تو تیرے چچا ہیں اور تجھ سے پردہ نہیں ہے' لہٰذا وہ تیرے گھر میں آسکتے ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔"

ارشاد فرمایا جائے کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں تھا تو حضرت عائشہؓ اتنا احتیاط کیوں فرماتیں کہ رضاعی چچا کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر گھر میں آنے سے منع فرما رہی ہیں؟

اس کے علاوہ خود فرماتی ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم نازل ہو گیا' معلوم ہوا پہلے اس طرح کا آنا جانا منع نہ تھا' لیکن جب حجاب کا حکم نازل ہوا تو آپ نے رضاعی چچا کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ معلوم کئے بغیر' گھر میں آنے سے روک دیا تھا' حالانکہ رضاعی رشتوں کا وہی حکم ہے جو حقیقی رشتوں کا ہوتا ہے۔

ہشتم:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے اور ازواج مطہرات کے حالت احرام میں پردہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"عن عائشةؓ قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محرمات فاذا جاوزوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه ـ رواه ابوداؤد و ابن ماجه." (مشکوٰۃ ص:۲۳۶)

ترجمہ:..... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہم (حجۃ الوداع میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حالت احرام میں تھیں، جب سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے سر سے نیچے اپنے چہرہ پر بھی پردہ ڈال لیا کرتیں اور جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم دوبارہ اپنا چہرہ کھول لیا کرتیں۔"

بتلایا جائے کہ اگر سر کا پردہ نہیں تھا تو ازواج مطہرات نے اپنے سروں پر کپڑا کیوں ڈال رکھا تھا؟ اسی طرح اگر چہرہ کا پردہ نہ ہوتا تو حضرات ازواج مطہرات کو اس تکلف کی کیا ضرورت تھی؟ کہ جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ان کے پاس سے گزریں، وہ سر سے نیچے اپنے چہرہ کو بھی چھپا لیا کریں اور جب لوگ دور چلے جائیں تو پھر چہرہ کھول لیا کریں؟ کیا یہ چہرہ اور سر چھپانے اور چہرہ کے پردہ کی واضح دلیل نہیں؟

مگر یہ تصریحات اور دلائل تو شاید ان لوگوں کے لئے دلیل حجت اور سند ہوں گے جن کا قرآن و حدیث پر ایمان ہو، اس کے برعکس جو لوگ حدیث کو سرے سے حجت و سند ہی نہ مانتے ہوں، ان کے لئے یہ حدیث کیا پورا ذخیرہ احادیث ہی کوئی حیثیت نہیں رکھتا؟

نہم:..... حضرت صفیہ بنت حیی کی رخصتی کے موقع پر ان کی حیثیت کے تعین کے لئے پردہ کو ہی معیار قرار دیا گیا، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

"عن انس قال اقام النبي صلى الله عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلثا يبنى عليه بصفية بنت حيي فدعوت المسلمين الى وليمته فما كان فيها من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقى فيها من التمر والاقط والسمن فكانت وليمته فقال المسلمون احدى امهات المومنين اوممّا ملكت يمينه؟ فقالوا ان حجبها فهي من امهات المومنين وان لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل واطألها خلفه ومد الحجاب بينها وبين الناس....."

(صحیح بخاری ص:۷۶۱ ج:۲ مطبع نور محمد کراچی)

ترجمہ:..... "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا' اسی دوران آپ کا حضرت صفیہ بنت

تھی رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح اور رخصتی ہوئی اور آپ کے ولیمہ کی دعوت پر میں نے ہی لوگوں کو بلایا۔۔۔۔ جب اس سے فراغت ہوئی تو مسلمانوں میں یہ کھسر پھسر ہونے لگی کہ حضرت صفیہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور ام المومنین ہوں گی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی' کنیز اور حرم؟ اس پر صحابہ کرامؓ نے کہا دیکھتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے پردہ کرایا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ اور ام المومنین ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پردہ نہ کرایا تو سمجھا جائے گا کہ یہ آپ کی لونڈی اور کنیز ہیں۔۔۔۔ کیونکہ کنیزوں اور لونڈیوں کے لئے بوجہ ضروریات خدمت اور کام کاج کے پردہ کا حکم نہیں۔۔۔۔ چنانچہ جب آپ نے قافلہ کو کوچ کا حکم دیا اور آپ نے حضرت صفیہؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور حضرت صفیہؓ اور لوگوں کے درمیان حجاب اور پردہ ڈال دیا۔۔۔۔ تو لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپؓ بھی ازواج مطہرات میں سے ہیں۔"

بتلایا جائے کہ اگر چہرہ کے پردہ کا حکم نہیں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر پردہ کیوں لٹکایا؟

اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ کہنا کہ اگر حضرت صفیہ کو کنیز اور لونڈی رکھا گیا تو ان کو پردہ نہیں کرایا جائے گا اور اگر پردہ کرایا گیا تو یہ اس کی نشانی ہوگی کہ آپ ام المومنین کے اعزاز سے سرفراز ہوچکی ہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ ڈاکٹر خالد مسعود جیسے ہوس پرست اور پردہ کے مخالف دشمن بدقماش لوگ تمام مسلمان خواتین کو نعوذ باللہ! لونڈی اور کنیز کا درجہ دینا چاہتے ہوں؟ اور ان کی نگاہ میں ان شریف زادیوں کا مرتبہ و مقام بھی کسی خادمہ اور لونڈی سے زیادہ نہ ہو؟

کیا کوئی باغیرت مسلمان' اپنی بہنوں' بیٹیوں' بیویوں اور ماؤں کے لئے اس "ذلت" کو برداشت کرے گا؟

اگر نہیں تو ان کو یہ بات سمجھ آجانی چاہئے کہ مسلمان خواتین کے لئے پردہ کا حکم ہے یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا' حضرات صحابہ کرامؓ اور پوری امت کا تعامل ہے' یہی قرآن' حدیث اور اجماع امت کا فیصلہ ہے۔

(جاری ہے)

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

علامہ محمد عبداللہ

قبیلۂ قریش سے تعلق ہے، مکہ کے بڑے متمول لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، بلکہ ان کا نام سرفہرست ہے، عمر چالیس سال ہے گویا جوانی کی حدود سے نکل چکی ہیں، خاندانی عزت کے علاوہ اپنے بلند اور پاکیزہ کردار کی وجہ سے ”طاہرہ“ کے پیارے لقب سے پکاری جاتی ہیں۔

دوسری طرف عبدالمطلب کے یتیم پوتے، ابو طالب کے بھتیجے محمد بن عبداللہ اپنی نیک نفسی، راست بازی اور امانت داری کی وجہ سے مثالی شخصیت بن چکے ہیں، پچیس سال عمر ہے، اٹھتی ہوئی جوانی اور پھر اس پر رعنائی و دلفریبی کا یہ عالم کہ بولیں تو پھول جھڑیں، چلیں تو سراپا وقار و تمکنت، شرم و حیاء کے پیکر اور اخلاق حسنہ کے مجسمہ ہیں، بقول حسان بن ثابتؓ ”کانک قد خلقت کما تشاء“ یعنی صورت اور سیرت کے لحاظ سے اپنی مرضی کے مطابق سانچے میں ڈھلے ہوئے، اگر خواہش کریں تو مکہ کی حسین ترین دوشیزائیں ان کی رفاقت میں آنے پر فخر کریں، لیکن واہ رے نصیب اس چہل سالہ طاہرہ طیبہ کے! اپنا سامان تجارت، ابوطالب کے بھتیجے کو دے کر روانہ کرتی ہیں وہ واپس آتے ہیں تو ان کی امانت و دیانت سے اتنی متاثر ہوتی ہیں کہ خود ہی عقد کے لئے درخواست کرتی ہیں، سن و سال میں تناسب نہیں ہے، مزید یہ کہ دو خاوندوں سے بیوہ ہو چکی ہیں جب کہ آپ ﷺ ناکتخدا ہیں بظاہر کوئی جوڑ نہیں، مگر آپ ﷺ اس کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہیں، مکہ کے دستور کے مطابق عقد کی تکمیل ہوتی ہے ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور یوں حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کی رفیقۂ حیات بن گئیں، رفاقت خوب نبھی، حضرت خدیجہؓ نے وفاداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، ان کے بطن سے آپ ﷺ کے دو صاحبزادے: حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ (جن کے لقب طاہر اور طیب بھی ہیں) اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن ہوئیں۔

شادی کے بعد پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا، جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپ ﷺ کو نبوت اور رسالت کے منصب عالی پر سرفراز فرمایا گیا (تفصیل سیرت کی کتابوں میں دیکھئے) دعوت کا سلسلہ شروع ہوا تو علی الاطلاق سب سے پہلے لبیک کہنے والی یہی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہؓ طاہرہ ہیں (علیہا وعلیٰ سائر امہات المومنین سلام اللہ ورضوانہ) یوں سیدہ طاہرہ کو خاتون اول اور امت مسلمہ کی پہلی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا، زہے نصیب!

حضور ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت خدیجہؓ دس سال تک بقید حیات رہیں، ان دس سالوں میں مسلمانوں اور خود ذات اقدسؐ کے ساتھ قریش کی جفاکاریاں اور ستم رانیاں بالعموم معلوم ہیں، اس عرصہ میں آپ ﷺ کے چچا ابوطالب حتی المقدور آپ ﷺ کے لئے سپر بنے رہے وفا شعار رفیقۂ حیات نے خدمت گزاری اور غم گساری میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اللہ کی مرضی کہ بعثت کے دسویں سال پہلے چچا ابو طالب فوت ہو گئے اور پھر چند ہی روز بعد رفیقۂ حیات داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام زندگی جس تلخی ترشی سے گزر رہے تھے، اس پر مستزاد یہ صدمے، آپ ﷺ نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا۔

ماہ و سال گزرتے رہے، گردش لیل و نہار، گوناگوں انقلابات سے دوچار کرتی رہی، مگر حضرت خدیجہؓ کی یاد کبھی قلب اقدس سے نہ گئی۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ وہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں

جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا عقد نہیں فرمایا، ان کی وفات کے بعد بعض احباب کے مشورے پر آپ ﷺ نے حضرت سودہؓ سے نکاح فرمایا، حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ازدواجی تعلق، ہجرت کے بعد ہوا۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں مجھے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا کہ بی بی خدیجہؓ پر آتا تھا، آپ ﷺ کثرت سے ان کا ذکر فرماتے اور جب گھر میں کوئی خاص چیز پکتی تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو بھجوایا کرتے تھے، ایک دن تو حضرت عائشہؓ یہاں تک حضور ﷺ سے کہہ گزریں:

”آپ ﷺ بار بار اس بڑھیا کو کیوں یاد کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر بیویاں دی ہیں؟“

حضور ﷺ نے ناراض ہو کر جواب میں ارشاد

فرمایا:

''تم نہیں جانتیں وہ اس وقت مجھ پر ایمان لے آئیں، جبکہ ایک بھی میرا ماننے والا نہیں تھا، اس نے اس وقت میری تصدیق کی، جب کہ لوگ میری تکذیب کررہے تھے، اس نے اس وقت اپنا مال میرے سپرد کردیا جب کہ لوگ مجھ سے دور بھاگتے تھے، پھر اللہ نے اس سے مجھے صاحب اولاد کیا۔''

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے دل میں طے کرلیا کہ آئندہ کبھی ان کا ذکر برائی سے نہ کروں گی۔

ایک مرتبہ جبرئیل امین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: بی بی خدیجہ آپ ﷺ کے پاس آرہی ہیں، ان کے ہاتھ میں کوئی برتن ہے، جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہے، وہ پہنچ جائیں تو انہیں اللہ رب العزت کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے۔

''اور انہیں خوشخبری سنادیجئے کہ ان کے لئے بہشت میں ایک گھر جوف دار (اندر سے خالی) موتیوں سے بنا ہوا ہے جس میں نہ کوئی شوروغل ہوگا نہ کوئی تکان۔''

(بخاری ج:۱ص:۵۳۹، مسلم ج:۲ص:۲۸۴)

بشارتیں اور حضرات وخواتین کو بھی ملی ہیں، لیکن جس شان سے خوشخبری کا یہ پروانہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے نام آیا ہے، یہ انہی کا حصہ ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ قرون گزشتہ کی بہترین خاتون حضرت مریمؑ تھیں اور اس امت کی بہترین خاتون حضرت خدیجہؓ ہیں۔

☆☆......☆☆

اپنے گھر کو سنبھالو!

آج انسان آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے، آدمیوں کو مارنے والوں سے پوچھتا ہوں، ذرا بتاؤ تم نے اپنی زندگی میں کتنے بچھو مارے ہیں، ذرا لکھ کر مجھے دو، ایک بچھو نہیں مارا ہوگا، ایک سانپ نہیں مارا ہوگا، ایک بھیڑیے کا شکار نہیں کیا ہوگا تو کیا آدمی ہی رہ گیا مارنے کے لئے؟ خدا کے غضب سے نہیں ڈرتے ہو، کیا آدمی بچھو سے بھی گیا گزرا، سانپ سے بھی گیا گزرا ہے؟ کتنے چوہے مارے یہی بتادیجئے؟ چوہے بڑا نقصان کرتے ہیں، آپ نے کتنے چوہے مارے؟ یہ جو بڑے تیس مار خاں بنے ہوئے ہیں اور جن کے ہاتھ انسانوں کے خون سے سرخ ہورہے ہیں، انہوں نے کتنے موذی جانور مارے ہیں؟ ایک نہیں مارا ہوگا، آدمی مارنے کے لئے شیر ہیں اور شیر مارنے کے لئے بلی، شرم آنی چاہئے، کسی کے باغ میں جاکر کے ایک پھول کو مسلو معلوم ہوجائے گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے؟ باغ کے مالک ایک پھول خراب کرنے اور ایک گلاب کا پودا نکالنے کے روادار نہیں، تو کیا اللہ میاں اپنے اس چمنستان میں یہ پسند کرے گا کہ وہ بنائے اور تم بگاڑو، کمہاری کے یہاں جاکر بھی دیکھ لو، دو چار گھڑے توڑو، دیکھو کیسے آتے ہو، سر بھی تمہارا سلامت رہتا ہے کہ نہیں، دو ٹکے کا کمہار تمہیں بغیر مارے نہیں چھوڑے گا، کمہار کے گھڑے نہیں توڑ سکتے ہو، اللہ میاں کے بنائے ہوئے یہ تاج محل، جس پر ہزار تاج محل قربان ہوں، تاج محل یہ کس کا بنایا ہوا ہے انسان کا، انسان کس کا بنایا ہوا ہے؟ خدا کا، پھر اس تاج محل کی کیا حقیقت ہے انسان کے سامنے، اللہ میاں تاج محل بنائیں، تم توڑو، ذرا آگرہ کے تاج محل پر تم ہاتھ اٹھا کر دیکھو، گردن تمہاری ناپی جاتی ہے کہ نہیں؟ اپنے یہاں کے آثار قدیمہ ہیں، جو خود گر رہے ہیں، ان پر کہیں ہاتھ اٹھا کے دیکھو، بس اللہ میاں کی بنائی ہوئی چیزیں ہی ایسی سستی ہیں کہ ان کی کوئی قیمت ہی نہیں، جب چاہو ان کو توڑ کے رکھ دو، صاف سن لو فسادات کرکے، آدمیوں کو مار کرکے، رشوت لے کر، کام چوری کرکے، ملک رہے گا نہیں، چاہے اس کی پشت پر امریکا ہو چاہے روس ہو، سن لو صاف بات، اپنا گھر اگر تم بگاڑو گے، کوئی دوسرا سنبھال نہیں سکتا، اپنا گھر اپنے ہی ہاتھ سے بنتا ہے اپنے گھر کو سنبھالو۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مرسلہ: ابوفضیل احمد خان

مرزا قادیانی

ذلت ورسوائی کا ٹھیکیدار

قاضی عبدالخالق

برصغیر پاک و ہند کے علاقے پر سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے بڑے طویل عرصے تک حکومت کی ہے، اس دور حکومت میں زراعت، صنعت، حرفت، فن تعمیر اور علم وادب وغیرہ نے بہت ترقی کی یہاں کی پیداواری قوت اور معدنی دولت کی وجہ سے بیرون ملک برصغیر کو سونے کی چڑیا کا نام دیا جاتا تھا، سلطان اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد مغل حکمران کمزور ہوگئے، سلطنت ہند ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور بہت سے علاقے آزاد ہوگئے۔

تجارت کے نام پر آنے والے انگریز تاجروں نے اس طوائف الملوکی سے خوب فائدہ اٹھایا اور کچھ دین فروش، وطن شکن غداروں کو ساتھ ملا کر ہندوستان پر سیاسی اقتدار حاصل کرلیا اور اپنے اقتدار کو مزید استحکام دینے کے لئے انگریز نے مسلمانوں کو ہر طرح سے کمزور کرنے کی کوشش شروع کردی تاکہ مسلمان اس قابل ہو ہی نہ سکیں کہ بنیان مرصوص بن کر اپنے وطن کو آزادی کی نعمت سے مزین کرسکیں۔ چنانچہ انگریز نے مسلمانوں کی جاگیریں اور جائیدادیں ضبط کرلیں اور ان کی اقتصادی حالت تباہ کردی اور مسلمانوں پر ظلم و جور کی انتہا کردی ہزاروں مسلمانوں کو پھانسی کے گھاٹ اتار دیا مزید یہ کہ اس خوف و ہراس کے جھکڑ میں عیسائی پادری مسلمانوں سے دولت ایمان چھین کران کے دل و دماغ پر عیسائیت کی مہریں ثبت کررہے تھے، لیکن اس پر بھی حکمران ٹولا مطمئن نہیں تھا ہمہ وقت اپنی جان و مال کو غیر محفوظ سمجھتا تھا، کیونکہ انگریز نے اسلامی تاریخ سے اخذ کرلیا تھا کہ مسلمان جہاد ہی میں اپنی عزت اور ترک جہاد میں اپنی ذلت سمجھتے ہیں اور انگریز کو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کی آگ بدستور سلگتی دکھائی دے رہی تھی، فرنگی دانشوروں نے بہت سوچ وفکر کے بعد فیصلہ کیا کہ ہمارے لئے مذہبی اور سیاسی طور پر جذبہ جہاد کو ختم کرنا از حد ضروری ہے، کیونکہ جذبۂ جہاد ہی مسلمانوں میں جوش وولولہ کا سبب ہے جس کی بناء پر وہ اپنے دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں، جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کے لئے اور مسلمانوں کو غلام بنانے کے لئے ہمیں ایک جھوٹے نبی کی ضرورت ہوگی جو ہماری منشاء پر عمل پیرا ہوکر نبوت کا دعویٰ کرکے مسلمانوں کو جہاد جیسے مذہبی فریضہ سے بغاوت پر اکسائے۔

بالآخر انگریز کی شکاری نگاہیں تلاش شکار میں مصروف ہوگئیں، یوں تو ہندوستان میں غداروں کی کمی نہیں تھی کیونکہ انہی غداروں کے تعاون ہی سے فرنگی قبل ازیں پورے ہندوستان پر قابض اقتدار ہوا تھا لیکن پنجاب اس فصل کے لئے بڑا ہی زرخیز ثابت ہوچکا تھا، کیونکہ اس پنجاب ہی کے لوگوں نے سلطنت برطانیہ کو ابر رحمت اور دارالاسلام قرار دے کر فرنگی سامراج کی مسلم کش جارحیت کو جانی مالی اور افرادی طور پر مضبوط اور طاقتور بنایا تھا، چنانچہ صیاد شاطر انگریز کی نظریں جب ایک انگریزی مراعات یافتہ شخص مرزا غلام مرتضیٰ کے گھرانے پر پڑیں تو رک گئیں کیونکہ انہیں اپنا گوہر مقصود نظر آ گیا تھا۔

انگریز نے اسی گھرانے سے دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی کی ٹھیکیداری کے لئے ایک ایسے فرد کا انتخاب لاجواب کیا کہ جس کا ماضی چڑیاں مارنے آوارہ گردی، مکروفریب، دھوکا بازی اور کذب بیانی میں گزرا تھا، میری مراد چراغ بی بی عرف گھسیٹے کا بیٹا مرزا گاما ہے، جسے ہر دو منٹ کے بعد پیشاب آتا تھا۔ گڑ کے ساتھ استنجا کرتا تھا اور مٹی کے ڈھیلے کھاتا تھا، انگریز نے مرزا گاما کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور پہلی فرصت میں اسے نبوت کی خوشخبری دیتے ہوئے دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی کے خزانوں کی کنجیاں اس کے ہاتھوں میں تھمادیں، بس پھر کیا تھا کہ مرزا گاما کو جس طرح بھی بن پڑا ذلت ورسوائی کو اکٹھا کرنے لگا، حتیٰ کہ اس نے اسی کوشش میں اخلاق وشرافت کو پس پشت ڈال دیا۔ عفت وعصمت کو بالکل بھلا دیا اور امانت ودیانت وحق گوئی اور راست بازی سے تو فطری طور پر چڑ تھی اور ہر قسم کی صفات محمودہ ایسے قبیح نظر آنے لگیں اور ہر قبیح اور ہر غلیظ فعل کو سرانجام دینے لگا حتیٰ کہ

مرزا آنگاما اور اس کے متعلقین ہر بُری سے بُری چیز کا منبع اور ماوی بن گئے تھوڑے عرصے کے بعد مرزا کے آقاو مولا انگریز نے اس کی کارکردگی کا جائزہ لیا تو اس کو تسلی بخش قرار دیا اور ان خدمات پر انعام کے طور پر نبوت کا منصب عطا کیا اور مرزا آنگاماجی انگریزی نبی بن گئے۔

مرزا آنگاماجی نے اس منصب کو قبول کرتے ہی اپنی صداقت کا معیار اپنی پیشگوئیوں کو بنایا اور کہا کہ:

”ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص:۲۸۸)

مزید لکھتا ہے کہ:

”ممکن ہی نہیں، نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔“ (کشتی نوح ص:۵)

یعنی نبی کی پیشگوئی ضرور پوری ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی لاج رکھتا ہے، اسے کبھی ناکام نہیں کرتا اور دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ:

”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“ (تریاق القلوب ص:۱۰۷)

مرزا کے مذکورہ بالا اقوال کا حاصل یہ نکلتا ہے لہ نبی کی پیشگوئی ضرور پوری ہوتی ہے اور میں بھی نبی وں اور سچا نبی ہوں میرا صدق و کذب جانچنے کے لئے میری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہے، کیونکہ پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے ھ کر رسوائی ہے۔

قارئین کرام! مرزا کے احوال و سوانح کا طالعہ کیا جائے تو جو بات سب سے زیادہ واضح طور پر جھ میں آتی ہے وہ یہی ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا ر اس کی تمام کی تمام پیشگوئیاں بھی جھوٹی ہیں اور ان یشگوئیوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ سے جتنی ذلت و رسوائی قادیانیوں کی ہوئی ہے، اتنی مرزا کے کریکٹر اور کردار کی وجہ سے نہیں ہوئی۔

اب مرزا کی کچھ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں، جن کے جھوٹا ثابت ہونے کے بعد مرزائیوں پر ہر طرف سے ذلت و رسوائی کے سیاہ بادلوں نے سایہ ڈال دیا، اور ندامت و خفت ہر ایک قادیانی کے چہرے پر نمایاں تھی، ہر قادیانی منہ چھپائے پھر رہا تھا، جو مرزا قادیانی کے جتنا قریب تھا اتنا ہی وہ زیادہ ذلیل وخوار ہوا۔

پہلی پیشگوئی

مرزا کی موت سے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے متعلق یہ پیشگوئی کی کہ:

”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“ (تذکرہ ص:۵۹۱ طبع سوم)

ہمارا دعویٰ ہے کہ مکہ و مدینہ میں مرنا تو در کنار مرزا قادیانی کو مکہ اور مدینہ دیکھنے کی سعادت بھی نصیب نہ ہوئی اور خود اپنی پیشگوئی کے بموجب ذلیل و رسوا ہوا اور جھوٹا قرار پایا، مرزا قادیانی کی پیشگوئی ملاحظہ فرمائیں:

”ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی اور تسبیح نہیں رکھی، میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔“

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص:۱۱۹، روایت ۶۷۲)

اسی طرح سیرۃ المہدی میں حصہ اول ص:۱۱ میں لکھا ہے کہ:

”مرزا کی موت لاہور میں قے اور اسہال کی حالت دستوں والی جگہ ہوئی......“

لہٰذا مکہ یا مدینہ میں مرنے کی بابت مرزا کی پیشگوئی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی، اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری پیشگوئی

زلزلہ اور پیر منظور محمد کے لڑکے کی پیشگوئی

پیر منظور محمد لدھیانوی، مرزا قادیانی کا بڑا خاص مرید تھا، مرزا کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے تو مرزا نے ایک پیشگوئی کردی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، اس کی پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:

”پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا، بہت جلد آنے والا ہے، اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا، اور وہ لڑکا اس زلزلے کے لئے ایک نشان ہوگا، اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔“

(حقیقۃ الوحی حاشیہ در روحانی خزائن ص:۱۰۳، ج:۲۲)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی تو مرزا قادیانی نے یہ کہا کہ اس سے یہ تھوڑی مراد ہے کہ ابھی لڑکا پیدا ہوگا، آئندہ بھی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے، لیکن اتفاق سے وہ عورت ہی مرگئی اور دوسری پیشگوئیوں کی طرح یہ پیشگوئی بھی صاف جھوٹی نکلی نہ اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا اور نہ وہ زلزلہ آیا اور مرزا ذلیل ورسوا ہوا۔

تیسری پیشگوئی

ریل گاڑی کا تین سال میں چلنا

امام مہدی اور مسیح موعود کی علامات اور نشانیاں بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے ایک نشانی یہ بیان کی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تین سال کے اندر ریل گاڑی (Train) چل جائے گی۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہوجائے گی، کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ آئے گی وہی مکہ معظمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سالوں تک یہ کام تمام ہوجائے گا، تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہیں یک دفعہ بے کار ہوجائیں گے اور ایک عظیم انقلاب عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہورہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی راہ کا تیار ہوجائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔" (تحفہ گولڑویہ ص:۱۰۳، روحانی خزائن ص:۱۹۵، ج:۱۷)

اب قادیانی بتائیں کہ کیا ریل گاڑی (Train) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چل گئی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا یہ پیشگوئی جھوٹی ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی کی ذلت ورسوائی کا باعث ہوئی کہ نہیں؟ بلکہ جو گاڑی شام سے مدینہ منورہ تک چلتی تھی، وہ بھی اس جھوٹے مسیح مدعی کی نحوست کی وجہ سے بند ہوگئی۔

چوتھی پیشگوئی

غلام حلیم کی بشارت

مرزا قادیانی نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کو مصلح موعود، عمر پانے والا، کان اللہ نزل من السماء (گویا خدا آسمان سے اتر آیا) وغیرہ الہامات کا مصداق بتایا تھا اور وہ نابالغی کی حالت میں ہی مرگیا، اس کی وفات کے بعد ہر چہار طرف سے مرزا قادیانی پر ملامتوں کی بوچھاڑ اور اعتراضات کی بارش ہوئی تو انہوں نے پھر سے الہامات گھڑنے شروع کئے تاکہ مریدوں کے جلے بھنے کلیجوں کو ٹھنڈک پہنچے۔

۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو الہام سنایا:

"انا نبشرک بغلام حلیم"

(البشریٰ ص:۱۳۴، ج:۲)

اس کے ایک ماہ بعد پھر الہام ہوا:

"آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے" یعنی آئندہ کے وقت پیدا ہوگا۔

"انا نبشرک بغلام حلیم"

ترجمہ: "ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔"

"ینزل منزل المبارک"

ترجمہ: "وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔" (البشریٰ ص:۱۳۶، ج:۲)

چند دن کے بعد پھر الہام ہوا:

"ساھب لک غلاماً زکیا رب ھبلی ذریۃ طیبۃ، انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"

ترجمہ: "میں ایک پاک باز اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں، جس کا نام یحییٰ ہے۔" (البشریٰ ص:۱۳۶، ج:۲)

ان الہامات میں ایک پاکیزہ لڑکے مسمی یحییٰ جو مبارک احمد کا شبیہ اور قائم مقام ہوتا تھا کی پیشگوئی مرقوم ہے، اس کے بعد مرزا کے گھر کوئی لڑکا پیدا ہی نہ ہوا، اس لئے یہ سب کے سب الہامات افتراء علی اللہ ثابت ہوگئے، جبکہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ معجزات کا شرف نصیب فرماتے ہیں، جن سے مخالفین کو چیلنج کرتے ہیں۔ معجزہ خرق عادت ہوتا ہے، مگر جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت کام نہیں ہوتا تاکہ حق و باطل میں تلبیس نہ ہو، اس لئے بطور خرق عادت مرزا کی کوئی بات یا پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

یہ تو مرزا قادیانی کی دنیا میں ذلت ورسوائی ہوئی اور اب آخرت کی ذلت ورسوائی کے متعلق درج ذیل چندواقعات ملاحظہ فرمائیں:

۱:.....حضرت مولانا میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مراقبہ کیا اور دیکھا کہ مرزا قادیانی کی شکل قبر میں باؤلے کتے کی ہے، باؤلے پن کا اس پر دورہ پڑا ہوا ہے، اس کا منہ دم کی طرف ہے، بھونک رہا ہے اور گول چکر کاٹ رہا ہے، منہ سے پانی نکل رہا ہے اور بار بار اپنی دم اور ٹانگوں کو کاٹتا ہے، اس کشف کا حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک بزرگ کے سامنے ذکر کیا، وہ بزرگ فوراً تڑپ اٹھے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے واقعتاً یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے اور مرزا قادیانی کی حقیقت ایسی ہی ہونی چاہئے۔(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۱۵۲)

۲:.....محکمہ پی ڈبلیو پی کا ایک ملازم اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ میرے ساتھ ایک مرزائی بھی کام کرتا تھا، اس مرزائی سے ایکدن کوئی دیہاتی ملنے آیا، مرزائی نے اسے تبلیغ کرنا شروع کردی، میں نے مرزائی کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ سرکاری ملازمت کے دوران تمہیں اپنی تبلیغ کرنے کا کیا حق ہے؟ وہ یہ سن کر خاموش ہوگیا، دن گزر گیا، رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی حد سے زیادہ لمبی اور پتلی داڑھی والا مجھے کہتا ہے کہ اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبی وپیغمبر بھیجے ہیں اور میں نے ایک ہی بھیجا ہے اور تم اس کے آدمی کو بھی تنگ کرتے ہو، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کیا مرزا قادیانی؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے کہا کہ مرزا قادیانی کو تو دکھاؤ اس نے کہا کہ آؤ میرے ساتھ چلو، مجھے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جاتا ہے، کمرے کی دیوار میں ایک بڑا سا سوراخ ہے، اس لمبی داڑھی والے نے کہا کہ اس میں دیکھو، میں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بالوں والا کتا کھڑا ہے اور آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے، میں نے کہا کہ مرزا قادیانی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہی تو مرزا قادیانی ہے، اسی وقت میری آنکھ کھلی اور میں نے فوراً توبہ کی۔(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۵)

۳:.....مرزائی نے مرزا قادیانی کو کتا کی شکل میں دیکھا اور مسلمان ہوگیا۔

سرحد کے نامور عالم دین امدادالعلوم پشاور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ تبلیغی جماعت کا ایک وفد غلطی سے قادیانیوں کے مرزاڑے میں چلا گیا، قادیانیوں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو انہیں وہاں سے نکال دیا، جس پر جماعت کے امیر نے قادیانیوں سے کہا کہ ہم آپ کو بالکل دعوت نہیں دیں گے مگر آپ لوگ ہمیں صرف تین دن یہاں قیام کرنے کی اجازت دیدیں، ہم اپنی نمازیں پڑھیں گے اور تمہارے کسی کام میں مخل نہ ہوں گے، جس پر قادیانیوں نے اجازت دیدی، جب تین دن ہوگئے تو جماعت کے امیر نے اللہ کے حضور گڑگڑانا شروع کردیا کہ اے اللہ! ہم سے وہ کون سا گناہ ہوگیا ہے کہ ہمیں یہاں تین دن ہوچکے ہیں لیکن ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ تبلیغ میں جانے کے لئے تیار نہ ہوا، ابھی وہ مصروف دعا تھے کہ ایک شخص آیا جو قادیانی جماعت کا امیر تھا، اس نے جب امیر صاحب کو دیکھا کہ رو رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ امیر نے کہا کہ ہم اللہ کے راستے میں اس کے سچے دین کی تبلیغ کے لئے اور تین دن سے یہاں قیام پذیر ہیں لیکن کوئی ایک شخص بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوا، جس پر اس قادیانی نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے، میں تین دن کے لئے آپ کے ساتھ جاتا ہوں، لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ مجھے کسی قسم کی دعوت نہ دیں گے۔ چنانچہ معاہدہ ہوگیا اور وہ قادیانی ان کے ساتھ روانہ ہوگیا، تیسری رات اس نے ایک خواب دیکھا جب صبح ہوئی تو اس قادیانی نے جماعت کے امیر سے کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں اور مسلمان بنائیں، جس پر جماعت کے امیر نے کہا کہ ہم معاہدہ کے پابند ہیں، ہم آپ کو کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کرسکتے، مگر آپ یہ بتائیں کہ یہ تبدیلی کیوں آئی؟ اس نے کہا کہ میں نے خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپؐ نے ایک کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے عاشقوں کے ساتھ پھرتے ہو اور اس کتے کو بھی مانتے ہو، وہ کتا جس کی طرف آپؐ نے اشارا کیا وہ مرزا قادیانی تھا، جس پر امیر جماعت نے اسے کلمہ پڑھایا اور سینے سے لگایا، جب اس شخص نے واپس اپنے گاؤں جاکر یہ واقعہ سنایا تو وہ بھی مسلمان ہوگئے۔ یہ واقعہ مولانا حسن جان نے مولانا قاری محمد طیب قاسمی سے سنا۔(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۰)

۴:.....بھارت کے سید عبدالغفار کا بیان ہے کہ میں مرزائیوں کے پاس کام کرتا تھا، جس کی وجہ سے میں بھی مرزائی ہوگیا، ایک مرتبہ ایک بزرگ خواب میں دکھائی دیئے، انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا، تم قادیانی بن کر کیوں اپنی عاقبت خراب کررہے ہو؟ بیدار ہوا تو مرزائیوں کو یہ خواب سنایا، انہوں نے یہ تاویل کی کہ جب تک تم مرزا قادیانی کو نہیں مانتے تھے، تمہیں خواب میں بزرگوں کی زیارت نہیں ہوتی تھی، مرزا قادیانی کی برکت سے اب خواب میں تمہیں بزرگ نظر آتے ہیں، قسمت کی مار کہ میں یہ تاویل سن کر مطمئن ہوگیا، حالانکہ بزرگ نے خواب میں مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا فیصلہ دیا تھا، مگر میں اسے بھی پی گیا، کچھ عرصہ کے بعد وہی بزرگ پھر خواب میں نظر آئے، انہوں نے سید عبدالغفار سے کہا کہ وہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ ایک شخص ریچھ کی شکل میں مکروہ صورت، جسے دیکھ کر طبیعت الجھنے لگی، پابہ زنجیر جکڑا ہوا ہے، دو شخص اس پر کوڑوں کی بارش برسا رہے ہیں، گلے میں آگ کا

سرخ طوق ہے، یہ دیکھ کر سید عبدالغفار دوڑ کر اس بزرگ کے پاس گیا، ماجرہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ شخص ریچھ کی شکل والا مرزا قادیانی ہے، اس پر عذاب کے فرشتے مسلط ہیں، جہنم کا طوق گلے میں ہے، پابہ زنجیر ہے، تم نے اس کو نہ چھوڑا تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ سید عبدالغفار کی گھبراہٹ میں آنکھ کھل گئی، مرزا پر لعنت بھیجی، مرزائیت سے توبہ کی اور مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے پاس گیا، ان کو پہلی نظر دیکھا تو حیران رہ گیا کہ یہی بزرگ مجھے خواب میں نظر آئے تھے، چنانچہ آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، بیعت کی اور مسلمان ہوگیا۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۳)

۵:...... بھارت کے حاجی سید عبدالرحمٰن شاہ جنہوں نے چار حج کئے تھے، عرصہ تک مدینہ طیبہ میں جاروب رہے، ان کا بیان ہے کہ مولوی نظیر احسن نے مرزا قادیانی کے رد میں رسالہ ''مسیح کاذب'' تحریر کیا، شاہ صاحب ان کے مسودہ کو صاف کرتے تھے، ایک رات انہوں نے اپنے والد ماجد کو خواب میں دیکھا وہ بہت غصہ سے اپنے بیٹے سید عبدالرحمٰن سے کہتے ہیں کہ: تم نے تصویر بنانا کس سے سیکھ لیا؟ سید عبدالرحمٰن نے عرض کی کہ ہم نے تو کبھی کسی جاندار کی تصویر نہیں بنائی، کیونکہ یہ گناہ ہے، انہوں نے کتاب کھول کر دکھائی، سید عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب میں نے دیکھا کہ کتاب میں جہاں کہیں مرزا قادیانی لکھا ہوا تھا وہاں پر سور کی شکل کی تصویر تھی، انہوں نے ورق الٹنے شروع کئے، جہاں جہاں مرزا کا نام تھا وہاں پر سور کی تصویر ابھر آتی تھی، گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور استغفار میں مصروف ہوگئے، مرزا قادیانی پر لعنت بھیجی تب کہیں جا کر طبیعت سنبھلی۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۴)

۶:...... جناب عبدالسلام دہلوی کلکتہ کا بیان ہے کہ مجھے مرزائی بنانے کے لئے قادیانیوں نے بڑا زور لگایا، ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے قادیان جانا چاہئے، کمر ہمت باندھی اور قادیان کے لئے روانہ ہوگیا، قادیان پہنچتے ہی مجھے مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا، خوب خاطر مدارت کی گئی اور مرزا محمود سے میری ملاقات بھی کرائی گئی، لیکن دل مطمئن نہیں تھا، آخر دوسرے یا تیسرے روز میں بعد نماز عصر سیر کرنے کے لئے نکلا، خیال آیا کہ کیوں نہ ان کے بہشتی مقبرہ کی جہاں قادیان کا نام نہاد نبی مرزا غلام احمد قادیانی دفن ہے سیر کروں؟ میں مقبرہ کی طرف چل دیا اور جب بہشتی مقبرے میں داخل ہوا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں تین چار کتے آپس میں کھیل کود کر رہے ہیں اور ایک کتا ایک قبر پر ٹانگ اٹھائے پیشاب کر رہا تھا، میں نے جب اس قبر کا کتبہ پڑھا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر تھی، اس واقعہ کو دیکھ کر میری آنکھیں کھل گئیں اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کسی نبی یا مسیح یا مہدی کی قبر نہیں ہوسکتی بلکہ یہ کسی کذاب ہی کی قبر ہوسکتی ہے، میں نے فوراً استغفار پڑھا اور دبے پاؤں واپس آگیا وہ رات میں نے قادیان میں آنکھوں میں بسر کی اور صبح اپنی جان اور ایمان بچا کر واپس آگیا۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۵)

۷:...... سراج الدین نے ہی خواب میں دیکھا کہ میں قادیان میں مرزا کی قبر پر فاتحہ کے لئے بہشتی مقبرہ گیا تو اس قبر پر تختی نظر آئی، فی نار جہنم خالدین ابدا اور ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چغد اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے، لرزاں ترساں خواب سے بیدار ہوئے قدرت حق نے مدد کی اور مسلمان ہوگیا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۴)

مرزا کو چوہڑوں کی شکل میں دیکھا

میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا مجوکہ ضلع خوشاب کے قریب ڈیرہ اللہ یار پر واقع ہمارا مکان ہے، وہاں ایک قادیانی مبلغ غلام رسول رہتا تھا، اس سے ملنا ہوا اس سے مرزائیت کی کتابیں پڑھیں تو دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ کہیں قادیانی جماعت سچی نہ ہو، دل ودماغ وعمر کے اعتبار سے نابالغ تھا، سخت پریشان ہوا، ایک رات نماز پڑھ کر سوگیا تو خواب میں مرزا قادیانی کو انتہائی مکروہ شکل میں دیکھا جو چوہڑوں سے بدتر تھا، میں سمجھ گیا کہ مرزائیت کی حقیقت کیا ہے تو استغفار کی، مرزائیوں کی کتابیں واپس کیں اب اللہ رب العزت کا شکر اور اس کا فضل ہے کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ نفرت کی چیز میرے نزدیک مرزائیت ہے۔ (ظفر اقبال مجوکہ)

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۸۸)

☆☆..........☆☆

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
ستارا جیولرز
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

اهل اللّٰه اور اہلِ دنیا کے عیش کا فرق

مرسلہ: حفظ الرحمٰن خانوخیل

بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کے جسم پر دو ہزار کا لباس ہے اور دو لاکھ کی کار میں ان کا جسم بیٹھا ہوا ہے لیکن ان کا دل ویران ہے' حق تعالیٰ شانہ کے تعلق اور محبت سے خالی ہے' اللہ کے نزدیک ان کے دل کی کوئی قیمت نہیں ہے' بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے جسم پر پیوند لگے ہوئے ہیں اور کھانے میں چٹنی روٹی ہے لیکن ان کے سینوں میں جو دل ہے وہ حق تعالیٰ کے قرب و معیت سے اس قدر قیمتی ہوگیا کہ وہ ایک دل اللہ کے نزدیک لاکھوں غافل اجسام انسانیہ سے محبوب فائق تر اور قیمتی ہے اور حق تعالیٰ کے تعلق کے فیض سے چٹنی روٹی اور اخلاص میں ان کے دلوں کو وہ چین نصیب ہے کہ بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا' اس کے برعکس جو خدا سے غافل ہیں ان کا جسم اگرچہ کار میں بیٹھا ہوا ہے' دو ہزار کا سوٹ زیب تن کیا ہوا ہے اور زبان پر مرغ اور بریانی کا لقمہ ہے لیکن دل بے چین و بے سکون ہے معلوم ہوا کہ باہر کی چیزیں دل کو سکون نہیں دے سکتیں اندر اگر سکون ہے تو باہر کی چیزیں کار' بنگلہ' بیوی' بچے اور عمدہ غذائیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور اگر دل میں سکون نہیں ہے تو باہر کی چیزیں کانٹا معلوم ہوتی ہیں پھر بیوی' بچے بھی اچھے نہیں لگتے کار اور بنگلہ بھی اچھا نہیں لگتا مرغ اور کباب کا لقمہ بھی زہر معلوم ہوتا ہے:

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہوگیا' عالم بیاباں ہوگیا

اہل دنیا کے لئے دنیا عذاب اس لئے ہوگئی' کیونکہ دنیا کی محبت ان کے دل میں داخل ہوگئی ورنہ اگر اہل اللہ کے پاس دنیا آتی بھی ہے تو وہ دنیا کو دل سے باہر رکھتے ہیں' ان کے دل میں صرف اللہ ہوتا ہے اور ہر وقت حق تعالیٰ کے قرب خاص' تعلق خاص و معیت خاصہ سے مشرف ہوتا ہے' ایسے دل کو اگر پوری دنیا کی سلطنت و بادشاہت بھی مل جائے اور وہ پوری کائنات پر سلطنت و حکمرانی کرے' لیکن کائنات اس کے سامنے بے قدر' محکوم اور مغلوب نظر آتی ہے' کیونکہ سورج کا ہم نشین ستاروں سے کب مرعوب ہوسکتا ہے؟ جس کو اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی اور اللہ تعالیٰ کی یاد کی توفیق اور اس کی محبت کی لذت و حلاوت نصیب ہوگئی ساری کائنات کی لذتیں اس کے سامنے ہیچ اور بے قیمت ہوجاتی ہیں:

چوں سلطانی عزت علم برکشد
جہاں سر بجیب عدم درکشد

وہ سلطان حقیقی جس دل پر اپنی معیت خاصہ کا انکشاف فرمادیتا ہے' ساری کائنات مع اپنی لذتوں کے جیب عدم میں اپنا سر ڈال دیتی ہے' اس لئے وہ دل پوری کائنات اور معاشرہ کی رفتار اور گمراہی پر غالب رہتا ہے' کیونکہ اس پر حق تعالیٰ کی محبت چھا گئی' اس لئے یہ پوری کائنات اور زمانہ پر چھا گیا:

میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پہ چھاگئے اور میں زمانے پر چھا گیا

اس لئے آدمی عین امارت و بادشاہت کی حالت میں اللہ کا ولی ہوسکتا ہے' لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ والے دنیا چھڑاتے ہیں' حالانکہ اللہ والے دنیا نہیں چھڑاتے وہ تو ہمیں دونوں جہان کی بادشاہت دینا چاہتے ہیں وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جو ذات دونوں جہان کی مالک ہے' اس کو راضی کرلو تاکہ دنیا کی زندگی میں بھی عیش مل جائے' جس پر بادشاہ رشک کریں اور جنت کی دائمی سلطنت بھی مل جائے جو شخص دونوں جہان کے مالک کو راضی کرلیتا ہے تو مالک دوجہاں بھی اس کی زندگی کو عیش اور سکون والی زندگی بنادیتا ہے اور کیونکہ اللہ پاک کی ذات کا کوئی ہمسر نہیں ہے قرآن کہتا ہے ولم یکن له کفواً احد کوئی ان کی ہمسری اور برابری کرنے والا نہیں ہے' اس لئے اس کے نام پاک کی لذت کا بھی کوئی کفو اور کوئی بدل نہیں ہے' جنت کی نعمتیں بھی اللہ کے نام کی لذت کی برابری و ہمسری نہیں کرسکتیں' یہی وجہ ہے کہ اللہ والے دنیا کے عوض نہیں بکتے کیونکہ ان کے دل اس کی عیش سے مشرف ہیں' جس کا دونوں جہاں میں کوئی بدل اور ہمسر نہیں ہے۔ (فضائل توبہ)

☆☆..........☆☆

باہمی محبت

''تم اہل ایمان کو باہمی رحمت، باہمی محبت اور باہمی شفقت و ہمدردی میں ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا بدن اس کی وجہ سے بے چینی اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔''

قندِ مکرر

قسط نمبر ۴

قادیانیوں کے اعتراضات کا اجمالی جواب

مولانا اللہ وسایا

سوال:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام دمشق میں نازل ہوں گے، اسرائیل بیت المقدس جائیں گے وہ پھر وہاں سے قتل دجال کے بعد مکہ مکرمہ سعودی عرب تشریف لائیں گے تو ان کی نیشنلٹی کس ملک کی ہوگی، پاسپورٹ این اوسی زر مبادلہ کا کیا بنے گا؟

جواب:.....اس اشکال کا حل بھی تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے، مشکوٰۃ شریف باب نزول مسیح ص:۴۷۹ متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ان ینزل فیکم ابن مریم وہ حاکم ہوں گے اور حاکم بھی مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے مدح سرا اور انگیز کی خوشامد اور لجاجت کی خجالت میں غرق نہ ہوں گے نہ ہی ملکہ وکٹوریہ کو برطانیہ میں خط لکھیں گے کہ تو زمین کا نور ہے اور میں آسمان کا نور ہوں، تیرے وجود کی برکت وکشش نے مجھے اوپر سے نیچے کھینچ لیا ہے (ستارہ قیصرہ، تحفہ قیصرہ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب جس میں جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض اور خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے) عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہیں ہوں گے وہ حاکم عادل ہوں گے ان کے نزول کے وقت ”یھلک کلھا الاملة واحدہ الاوھی الاسلام“ تمام ملتیں اور ادیان باطلہ مٹ جائیں گے، دین اسلام کی برتری اور شاہی ہوگی، پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا ہوگا، پوری دنیا اسلام کی وحدت واکائی اور ون یونٹ میں پروئی ہوگی اور اس کے حکمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت خلیفہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے تو جب قیامت سے قبل نزول مسیح کے وقت تمام دنیا اسلام کے زیر نگیں ہوگی، اور اس کے حکمران عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو ان سے اس وقت پاسپورٹ اور ویزا کی بحث کرنی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

سوال:.....کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے، کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

جواب:.....مسئلہ کو اس کی حقیقت کی روشنی میں صحیح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس سے صورت حال واضح ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی بلکہ وہ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے مسلمان ہو جانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے، وہی اس کے مٹانے والے ہوں گے کیونکہ قتل خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، آپ کے حکم سے خنزیر قتل کئے جائیں گے اور آپ کا زمانہ بعد نزول میں یہ سب کچھ ہوگا، اس لئے قتل کی نسبت آپ کی طرف کردی گئی، مثلاً جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی، حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے والا مشتاق احمد چیف جسٹس لاہور تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر بھٹو کو لٹکانے والا تارا مسیح مشہور جلاد تھا، مگر بایں ہمہ نسبت پھانسی کی جنرل ضیاء الحق کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور کی جائے گی کہ یہ سب کچھ ان کے عہد اقتدار میں ہوا، حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی، اسی طرح جنرل ایوب خان نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی، حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے ایوب کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی، اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف کی جائے گی، یا بھٹو نے مرزائیت کو اقلیت قرار دیا تھا حالانکہ اقلیت کا ریگولیشن کرنے والی اسمبلی تھی، مگر اس کے زمانہ میں ہوا اس لئے اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے، اس طرح خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ بُرائی آپ علیہ السلام کے زمانہ میں بعد از نزول میں اختتام پذیر ہوگی، اس لئے اس کا کریڈٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک بُرائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل ملامت و باعث اعتراض؟ پھر کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان قادیانی جماعت ہے، آخر کیوں اور اگر قتل خنزیر سے بقول

قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ذکرِ حبیب میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ:لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں،اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے، خدا نے مجھے سور مار کہا ہے۔(ذکرِ حبیب ص:۱۶۲)

اس طرح تحفہ گولڑ یہ ص:۲۱۴ پر اپنے آپ کو سور مارنے والا کہا ہے،ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باعث ملامت بتائے ہیں اگر ان کے لئے باعث ملامت ہے تو اس کے لئے کیوں نہیں،اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (براہین احمدیہ ج:۵،ص:۵۸) پر لکھا ہے:

"ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم میں خنزیر خوروں اور تین خدا بنانے کا حکم اب تک انجیلوں میں نہیں پایا جاتا، اسی طرح تورات میں بھی ہے کہ سور مت کھانا۔"

اور حقیقۃ الوحی کے ص:۲۹ پر لکھتا ہے:

"عیسیٰ علیہ السلام اگر آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔"

(معاذ اللہ،ثم معاذ اللہ)

نیز (براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:۲۱۴) کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر چلے جانے کے بعد پولوس نے ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے خنزیر جیسے ابدی حرام جانور کو حلال کر دیا۔"

فرمائیے خود ہی مرزا نے لکھا کہ شریعت عیسوی میں خنزیر خوری منع اور ابدی حرام ہے اور پھر خود لکھا کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

ایک چیز جو باقرار مرزا،عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز نہیں اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرنا توہین نبوت ہے یا نہیں؟

حقیقۃ الوحی ص:۲۱ کی عبارت یہ ہے:

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے جانے کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسہ کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور اس کے حلال اور حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا،کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن پھر باقی رہے،یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا بھی آئے گا۔"

سوال:......مرزائی کہتے ہیں کہ جب مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ اب وہ جس بات کو خود غیر معقول کہہ رہے ہیں، آپ اس کو کیوں ملزم ٹھہراتے ہیں یہ تو انصاف کا خون ہے؟

جواب:......مرزا قادیانی کی یہ عبارت اردو ہے اور اردو جاننے والے دنیا میں کروڑوں انسان رہتے ہیں،کسی سے اس کا مفہوم پوچھ لیں،مرزا یہ لکھتا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے یعنی یہ کہ وہ نہیں آئے گا،اس کا آنا عقل کے خلاف اور غیر معقول بات ہے کیونکہ اگر وہ آتے تو:

ا:......مسجد کی بجائے کلیسہ کو جائے گا۔

۲:......مسلمان قرآن پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا۔

۳:......مسلمان بیت اللہ کی طرف اور وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا۔

۴:......شراب پیئے گا۔

۵:......سور کا گوشت کھائے گا۔

۶:......اسلام کے حلال وحرام کی پابندی نہیں کرے گا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا اس کا آنا غیر معقول ہے کیونکہ اگر وہ آئے گا تو اس کو یہ کام کرنے ہوں گے،ان کے باعث وہ کہتا ہے کہ ان کا آنا غیر معقول ہے،اب فرمائیے کہ ایک ایسی چیز مثلاً خنزیر جو عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں بھی بقول مرزا منع ہے تو کیا عیسیٰؑ آ کر ایک حرام چیز کو کھانا شروع کر دیں گے؟ یہ وہ قادیانی تعلیمات ہیں جس کی بنیاد پر ہم اس کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں،باقی رہا مرزا قادیانی کا یہ اعتراض کہ مسلمان جب بیت اللہ کی طرف رخ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرے گا، اس کا بھی احادیث میں جواب موجود ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دجل وفریب کذب و تلبیس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جواب مذکور ہے اب یہ کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جواب مذکور ہے اب یہ کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ جواب موجود ہے کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے بلکہ باقی نمازیں بھی عیسیٰ علیہ السلام خود پڑھائیں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، امتی ہونے کے ناطے سے ان کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقتدی ہیں تو کیا عقلاً وشرعاً یہ ممکن ہے کہ امام کا رخ بیت اللہ کی طرف اور مقتدی کا بیت المقدس؟

سوال:...... علامات مسیح و مرزا قادیانی سے متعلق بحث؟

جواب:...... احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے متعلق ایک سو اسی علامات ہیں جو "علاماتِ قیامت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے نام عام ملتا ہے بازار سے یہ ترجمہ مولانا رفیع عثمانی نے کیا ہے، ان علامات میں چند ایک پیش خدمت ہیں:

۱:...... حضور علیہ السلام نے فرمایا "آنے والے کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہوگا، مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا، آنے والا بغیر باپ کے پیدا ہوا، مرزا قادیانی کا چھوٹ قد کا غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص باپ بیان کیا جاتا ہے۔

۲:...... آنے والے کا لقب مسیح اللہ، روح اللہ، کلمۃ اللہ ہے، اس کا لقب کوئی نہ تھا یا زیادہ سے زیادہ وہی سور بار جس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳:...... آنے والے کی والدہ کا نام مریم ہے، اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا، اس کا لقب گھسیٹی مشہور عام ہے۔

۴:...... آنے والے کی والدہ کی عصمت و عفت کی قرآن مجید نے گواہی دی، مرزا قادیانی کی ماں کی کہانی اس وقت کے لوگوں کو معلوم ہوگی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، مگر جس کا بیٹا اتنا مقدر والا تھا کہ اس کے صاحبزادے مرزا محمود کو مرزا کے ایک مرید جو اس کو خط میں مسیح موعود لکھتے ہیں اور پھر وہ خط مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو سنایا اور پھر مرزائی اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۱/اگست ۱۹۳۸ء کو ص:۷، کالم نمبر ۱ پر شائع ہوا، جس میں ہے کہ:

"حضرت مسیح ولی اللہ ہے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کیا کرتے ہیں، اگر انہوں نے بھی زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہے۔"

یہ چراغ بی بی کے صاحبزادے کے کمالات ہیں تو غرض یہ کہ مرزا قادیانی میں ایک نشانی بھی عیسیٰ علیہ السلام والی نہ پائی جاتی تھی۔

۵:...... اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، یہ ماں کے پیٹ سے نکلا۔

۶:...... دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے، اسے (مرزا قادیانی) کسی دائی نے وصول کیا۔

۷:...... عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہوگا گویا غسل کرکے آئے ہیں جبکہ مرزا نفاس کے خون میں لت پت تھا۔

۸:...... مسیح علیہ السلام نے تشریف آوری کے وقت دو چادریں پہن رکھی ہوں گی، جبکہ مرزا پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔

۹:...... مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش وخرم ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی چیں چیں کرتا ہوا نکلا۔

غرض یہ کہ ۱۸۰ علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہ پائی جاتی تھی اور یہ کہ مرزا تو حضرت مسیح کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

سوال:...... مرزائی کہتے ہیں کہ اخبار الفضل کی عبارت مرزا قادیانی پر الزام ہے زنا کا۔

جواب:...... الزام ہم نے مرزا پر لگایا نہیں پڑھ کر سنایا ہے اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھتا ہے، اس نے لگایا اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا، ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں چیں کرتے ہیں، لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزا محمود تھا، اور جس نے خط پڑھ کر سنایا خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا، جس نے خط میں مرزے کو ولی اللہ اور مسیح موعود لکھا ہے، اس کا مرزے کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا۔

(جاری ہے)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

مولانا محمد علی صدیقی

مسلمانوں کی حالت زار

۹/ ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ۲۵ لاکھ سے زائد افراد نے حج ادا کیا، کیا خوب منظر تھا کہ دو سفید چادروں میں ملبوس، سلے ہوئے کپڑے اتارے ہوئے، خوشبو سے بے نیاز، زبان پر اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا ترانہ، قرآن کریم کی تلاوت، تسبیحات و تحمید، سرکار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور عرفات کا وقوف، سارا دن اسی میں گزر رہا ہے، بس اپنے گناہوں پر ندامت، نیکی کرنے کا عزم، اللہ کی رحمت کی امید، شیطان سے بغاوت کا عزم اور پھر عرفات میں سورج کا ڈھلنا حجاج کرام کا تڑپنا، اس کے ساتھ دعاؤں میں اضافہ، عصر کی نماز پڑھ کر خیموں سے باہر، کوئی اجتماعی حلقے میں کھڑا ہے، کوئی انفرادی، زبان پر استغفار کے ساتھ اللہ رب العزت کی کبریائی کے ترانے، اپنی عاجزی کے افسانے، جوں جوں سورج غروب کے قریب ہو رہا ہے، ان عشاقِ حرم کی سسکیاں بڑھ رہی ہیں، آنکھوں میں آنسوں کی لڑیاں، جسم کا اللہ رب العالمین کی محبت میں مچلنا، اور اس دن کے ایک ایک سیکنڈ کو قیمتی سمجھ کر عشاق حرم کی التجائیں اور اس روحانی منظر کو دیکھ کر فرشتوں کا بے قرار ہونا اور غروب آفتاب کے ساتھ اللہ رب العالمین کا ان عشاق حرم کے حق میں پروانۂ مغفرت عطا کرنا۔ یہ ہے ایک حج کے منظر کا ایک حصہ۔

اس کے ساتھ یہاں سے فارغ ہو کر حجاج کرام کا سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کا سفر پھر مغرب عشاء کی نمازیں اکٹھی مزدلفہ میں ادا کرنا اور اس کے بعد یہاں کا قیام اور پھر فجر کی نماز بھی مزدلفہ میں ادا کرنا اور اس کے بعد منیٰ کی طرف روانگی اور پھر بڑے شیطان کی رمی کرنا اور اس کے بعد قربان گاہ کا عظیم منظر کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لاکھوں جانوں کی قربانی، اس کے بعد دیوانہ وار سوئے حرم، طواف کے لئے اور اللہ کا گھر بیت اللہ میں اللہ کے ماننے والوں کا ہجوم اور طواف وسعی کا روحانی منظر، یہ سب افعال انتہائی ایمان افروز ہیں، جس میں کرنے والوں کو بھی لطف اور پڑھنے اور سننے والوں کے ایمان کی تازگی اور حاضری دینے کا عزم، لیکن اس کے ساتھ ایک اہم بات حج کا خطبہ ہے جو عرفات کے میدان میں واقع مسجد نمرہ میں دیا جاتا ہے، حج فرض ہونے کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے ہمراہ سورۂ توبہ کی آیات پڑھ کر مشرکین کے بارے میں اعلان کر رہے تھے کہ آئندہ سال کوئی مشرک حرم میں داخل نہیں ہوگا اور پھر ۱۰ ہجری میں ۹ ذوالحجہ کو یہ خطبہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جس کو دنیا حجۃ الوداع کے نام سے جانتی ہے اور اسی خطبہ کے دوران دین اسلام کے مکمل ہونے کی آیت نازل ہوئی تھی، چودہ سو سال ہوگئے اسی سنت کے مطابق ۹/ ذوالحجہ کو حج کا خطبہ دیا جاتا ہے اور اس وقت راقم کے سامنے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ کا خطبہ موجود ہے جو انہوں نے اس مرتبہ ۹ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ کو میدانِ عرفات میں دیا، خطبہ بہت ہی اہم ہے جس کی چند باتیں یہ ہیں:

”دین سے دوری نے مسلمانوں کو کمزور کردیا ہے۔“

واقعی جب مسلمان مکمل دین پر عمل کرتے تھے تو کمزور نہیں تھے، پھر ایسے بھی ہوتا تھا کہ صرف مسواک کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دیکھ کر کفر مسلمانوں کے راستے میں ہٹ جاتا تھا، دارالعلوم دیوبند کے ایک شیخ الحدیث، سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو امیر شریعت کا خطاب دینے والے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے واقعات میں موجود ہے کہ غیر مسلم ان کو دیکھ کر کلمہ پڑھ لیتے تھے اور جب ان سے معلوم کیا جاتا تو کہتے تھے کہ اگر تیرہ سو سال بعد ایک سیّد عالم دین کا چہرہ اتنا نورانی ہے تو ان کا نبی کتنا خوبصورت ہوگا اور یہ سب برکات تھیں دین اسلام پر عمل کرنے کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کی۔

اور دوسری اہم بات جو اس خطبہ میں موجود تھی:

”امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے اتحاد، محبت اور یگانگت کی اشد ضرورت ہے اور نوجوان دشمنوں کا آلہ کار نہ بنیں۔“

اور اسی وجہ سے ہمارا نوجوان دین سے دُور ہوا اور سنت نبوی کو چھوڑ کر کفر کے طریقہ کار استعمال کرنے کو اپنی کامیابی خیال کرتا ہے، اگر ہم کسی اللہ والے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی اصلاح کی فکر کریں اور اپنے اندر جو امراض باطنی ہیں وہ ختم ہو جائیں تو ہم کامیابی کی طرف آ سکتے ہیں وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت سے نوازا ہے اور پانچ وقت عوام الناس سے ہم رابطہ میں ہیں اپنی کمزوریوں پر غور کریں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اور اپنے ساتھ وابستہ لوگوں کی بھی فکر کریں، اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے کہ:

”خبردار! تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور تم سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔“

کوئی حکمران وقت ہے تو اس سے اپنے ملک کی رعایا کا سوال ہوگا اور کوئی اگر گھر کا بڑا ہے، اس سے اپنی اولاد کے بارے میں سوال ہوگا۔

اگر کوئی امام ہے تو اس سے اپنے مقتدیوں کے بارے میں سوال ہوگا کہ ان کو دین کے کتنے مسائل سے آگاہ کیا تھا اور کہاں تک صحابہ کرامؓ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے آگاہ کیا تھا۔ ☆......☆

گناہوں کے نقصانات

ابو جویریہ جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گناہوں کے بہت سے نقصانات ہیں، ان میں سے چند ایک یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

۱:......ایک اثر معاصی کا یہ ہے کہ آدمی علم دین سے محروم رہتا ہے، کیونکہ علم ایک باطنی نور ہے اور معصیت سے باطنی نور بجھ جاتا ہے۔

۲:......ایک نقصان گناہوں کا دنیا میں یہ ہے کہ رزق کم ہوجاتا ہے۔

۳:......ایک نقصان یہ ہے کہ عاصی کو خدائے تعالیٰ سے ایک وحشت سی رہتی ہے، اور معصیت کرنے سے آدمیوں سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے، خصوصاً نیک لوگوں کے پاس بیٹھ کر دل نہیں لگتا۔

۴:......عاصی کو اکثر کارروائیوں میں دشواری پیش آتی ہے۔

۵:......قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہوتا ہے، ذرا بھی دل میں غور کیا جائے تو یہ ظلمت صاف محسوس ہوتی ہے، اس ظلمت کی قوت سے ایک حیرت پیدا ہوتی ہے، اس سے بدعت وضلالت وجہالت میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجاتا ہے۔

۶:......دل میں اور جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے، دل کی کمزوری تو ظاہر ہے کہ امور خیر کی ہمت گھٹتے گھٹتے بالکل نابود ہوجاتی ہے۔

۷:......آدمی طاعت سے محروم ہوجاتا ہے، آج ایک طاعت گئی کل دوسری چھوٹ گئی پرسوں تیسری رہ گئی، یوں ہی سلسلہ وار تمام نیک کام گناہ کے بدولت ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔

۸:...... ایک معصیت دوسری معصیت کا سبب ہوتی ہے، اور دوسری تیسری کا اسی طرح شدہ شدہ معاصی کی کثرت ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ عاصی گناہوں میں گھر جاتا ہے۔

۱۰:......گناہ کرنے سے توبہ کا ارادہ کمزور ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ بالکل توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، اسی حالت میں موت آجاتی ہے، پھر چند روز میں اس معصیت کی بُرائی دل سے نکل جاتی ہے اور اس کو بُرا بھی نہیں سمجھتا، نہ اس بات کی پرواہ ہوتی ہے کہ کوئی دیکھ لے گا، بلکہ تفاخراً اس کا ذکر کرتا ہے، ایسا شخص معافی سے دور ہوجاتا ہے۔

۱۱:......ہر معصیت دشمنانِ خدا میں سے کسی کی میراث ہے تو گویا وہ شخص ان ملعونوں کا وارث بنتا ہے، کیونکہ حدیث میں ہے: ’’من تشبہ بقوم فھو منھم ‘‘ (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان سے ہوگا)۔

۱۲:......گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شخص بے قدر وخوار ہوجاتا ہے اور جب خالق کے نزدیک خوار و ذلیل ہوگیا، تو مخلوق میں بھی اس کی عزت نہیں رہتی۔

۱۳:......گناہ کی نحوست جیسے اس شخص کو پہنچتی ہے اس کا ضرر دوسری مخلوقات کو بھی پہنچتا ہے، وہ سب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

۱۴:......گناہ کرنے سے عقل میں فتور وفساد آجاتا ہے، کیونکہ عقل ایک نورانی چیز ہے لہٰذا کدورت و معصیت سے اس میں کمی آجاتی ہے، بلکہ گناہ کرنا دلیل کم عقلی کی ہے۔

۱۵:......ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

۱۶:......گناہ کرنے سے فرشتوں کی دعا سے محروم ہوجاتا ہے۔

۱۷:......گناہ کرنے سے طرح طرح کی خرابیاں زمین میں پیدا ہوتی ہیں، پانی، ہوا، غلہ اور پھل ناقص ہوجاتے ہیں۔

۱۸:......گناہ کرنے سے حیاء اور غیرت جاتی رہتی ہے اور جب شرم نہیں رہتی تو یہ شخص جو کچھ بھی کر گزرے تھوڑا ہے، اس شخص کا کچھ اعتبار نہیں۔

۱۹:......گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جاتی ہے، بھلا اگر خداوندی عظمت اس کے دل میں ہوتی تو مخالفت پر قدرت ہوسکتی نہیں، جب اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت نہیں رہتی پھر یہ شخص اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوجاتا ہے۔

۲۰:......گناہ کرنے سے نعمتیں سلب ہوجاتی ہیں اور بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔

۲۱:......گناہ کرنے سے مدح وشرف کے القاب سلب ہوکر ندامت اور ذلت کے خطاب ملتے ہیں، مثلاً نیک کام کرنے سے یہ القاب عطا ہوتے ہیں مومن، بر، مطیع، ولی اور مصلح وغیرہ وغیرہ، جب بُرا کام کیا تو یہ خطاب ملتے ہیں: فاسق، فاجر، عاصی اور خبیث وغیرہ وغیرہ۔

۲۲:......گناہ کرنے سے شیاطین اس پر مسلط ہوجاتے ہیں، کیونکہ طاعت ایک خداوندی قلعہ ہے جس کے سبب اعداء کے غلبہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۳:......گناہ کرنے سے قلب کا اطمینان جاتا رہتا ہے اور پریشان سا ہوجاتا ہے، ہر وقت کھٹکا

ایک واقعہ

۱۹۳۱ء کی بات ہے لدھیانہ کے کھلے میدان میں ہزاروں کا مجمع بت بنا بیٹھا ہے ایک درویش منش انسان دیسی کھدر میں ملبوس ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا تھامے مائک اور لاؤڈ اسپیکر سے بے نیاز اور گرج دار آواز میں کیسی تقریر کر رہا ہے؟ جیسے زبان وفکر کا خزانہ لٹا رہا ہے، انداز اتنا دلکش اور مسحور کن ہے کہ یوں لگتا ہے کہ ساری فضا پر جادو کر دیا گیا ہو، لوگ کبھی روتے ہیں، کبھی ہنستے ہیں، کبھی وجد میں آ جاتے ہیں۔

یہ ہیں شاہ جیؒ (امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) جن کی تقریریں سن کر مقامی تھانے کا انچارج، رپورٹر، مقرر کو گرفتار کرنے والا دیگر سامعین کی طرح مبہوت بیٹھا سر دھن رہا ہے، جونہی تقریر ختم ہوئی، پیٹی اتار کر اپنے ساتھیوں کے حوالے کی، استعفیٰ لکھ کر نوکری پر لات ماری اور شاہ جیؒ کے قدموں میں جا بیٹھا اور پھر ساری عمر یہیں گزار دی، تھانیدار کا نام چوہدری افضل حق ہے۔

مرسلہ: ابوہارون لدھیانوی

لگا رہتا ہے کہ کسی کو خبر نہ ہو جائے، کہیں عزت میں فرق نہ آ جائے، کوئی بدلہ نہ لینے لگے۔

۲۴:...... گناہ کرتے کرتے وہی دل میں بس جاتا ہے، یہاں تک کہ مرتے وقت کلمہ بھی منہ سے نہیں نکلتا، جو افعال حالت حیات میں غالب تھے وہی اس وقت بھی سرزد ہوتے ہیں۔ (جزاء الاعمال)

دنیا میں کھپ جانا ہی جملہ معاصی کی جڑ ہے:

معاصی کی مختصر فہرست تو ہر شخص کے ذہن میں ہے، یعنی زنا، چوری، جھوٹ بولنا وغیرہ کہ ان کو سب گناہ جانتے ہیں، لیکن بعض معاصی ایسے بھی ہیں کہ وہ ان سب گناہوں کی جڑ ہیں۔

اس لئے سب سے پہلے فہرست معاصی میں ان کا نام ہونا ضروری ہے مگر ہم کو ان کی طرف التفات بھی نہیں، نہ ہماری فہرست معاصی میں ان کا شمار ہے، جو بہت بڑی غفلت ہے، اب اس کے نام سے معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے اس کو اپنی فہرست میں بے شک شمار نہیں کیا، مثلاً: دنیا میں منہمک ہونا، اب جس سے چاہے دریافت کر لیجئے! معلوم ہو جائے گا کہ کسی نے بھی اس کو معصیت میں نہیں سمجھا۔

نماز نہ پڑھنے کو، دوسرے کا مال دبا لینے کو اور زنا کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں، مگر دنیا میں کھپ جانے کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا، حالانکہ یہ ایسا عمومی مرض ہے کہ جس میں قریب قریب سب مبتلا ہیں اور ایسا قوی گناہ ہے کہ سب معاصی اس کی فرع ہیں: مثلاً کوئی شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا سبب یہی ہے کہ وہ دنیا میں غرق ہے اور دین سے بے فکر ہے، علیٰ ہذا روزہ، حج، زکوٰۃ جس چیز میں بھی کوتاہی ہو اس کا سبب یہی ہے، اگر کوئی شخص بدکاری میں مشغول ہے تو اس کی وجہ یہی دین سے بے فکری اور دنیا میں انہماک ہے، غرض اس میں تطویل تقریر کی ضرورت نہیں، اگر ذرا غور کیا ہو گا تو معلوم ہوا ہو گا کہ وجہ سب معاصی کی یہی انہماک فی الدنیا ہے، مگر پھر بھی یہ سب کا شعار ہو رہا ہے، حتیٰ کہ دین دار بھی باستثناء عارفین، اہل تقویٰ اور اہل فکر، سب اس میں مبتلا ہیں، دین دار کی دین داری بھی اتنی ہی ہے کہ نماز پڑھ لیں اگر چہ لوگوں کا مال دبا رکھا ہو، غرض دین داری بھی آج کل اس کا نام ہے کہ صورت (دین داروں کی سی)۔ واور سیرت میں صرف وہ باتیں ہوں جو رسوائی سے بچالیں۔ مثالیں: پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا، روزہ رکھ لینا اگر چہ حالت یہ ہو کہ:

از بروں چوں گور کافر پر حلل
واندروں قہر خدائے عزوجل
ازبروں طعنہ زنی بر بایزید
وزد رونت ننگ می یزید

تو حالت تو یہ ہے لیکن وہ خود اپنے کو اور دوسروں کو بھی دین دار سمجھیں گے، ان کی اس حالت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خود تو بگڑے ہی تھے، دوسروں کے لئے بھی بُرا نمونہ بن گئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جو مرض کو ہنر اور ہنر کو مرض سمجھتے ہیں کہ زیادہ تقویٰ کرنے سے دنیا کا نقصان ہوتا ہے تو جب ان کی یہ حالت ہے تو دنیا داروں کی کیا شکایت کی جائے؟

غرض مرض انہماک فی الدنیا اس لئے بھی اشد ہو گیا ہے کہ لوگ اس سے غافل ہیں اور انہوں نے اس کو صحت سمجھ رکھا ہے۔ (حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ الامداد شوال المکرم ۱۳۳۴ھ)

مسلمان کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے کسی حالت میں بھی دنیا کو دین پر ترجیح دینا جائز نہیں، پس اس اعتبار سے مسلمان دنیادار ہو ہی نہیں سکتا، صرف کفار ہی اہل دنیا ہیں جو دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ (سیرۃ الصوفی ص:۴۶)

☆☆..................☆☆

بزمِ اطفال

ا:......توحید باری تعالیٰ

آیت مبارکہ:

"وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ" (البقرہ:۱۶۳)

ترجمہ: "اور جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، رحمن ہے رحیم ہے۔"

احادیث مبارکہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ! آپ کو معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ حضرت معاذؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

(بخاری، ج:۲، ص:۱۰۹۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ایک یہ کہ اللہ کی توحید اختیار کرنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

(مسلم، ج:۱، ص:۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حالت میں کہ وہ یقین رکھتا تھا، اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسلم، ج:۱، ص:۴۱)

دینی معلومات

سوال:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عمر تھی؟

جواب:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ (۶۳) سال عمر تھی۔

سوال:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے نام بتائیے؟

جواب:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت فاطمہؓ،

(۲) حضرت زینبؓ،

(۳) حضرت رقیہؓ،

(۴) حضرت ام کلثومؓ۔

☆☆..............☆☆

مساجد کے لئے
خاص رعایت
جبار کارپٹس
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
تیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ
پتہ:
این آر ایونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

بزم اطفال

نبی کی سنت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ جب کسی مسلمان کو چھینک آئے تو وہ ''الحمدللہ'' کہے اور سننے والا اس کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے اور پھر چھینکنے والا اس کا جواب: ''یھدیکم اللہ ویصلح بالکم'' کہہ کرے۔

آج کل کتنے مسلمان ہیں جو پیارے نبی کی سنتوں کا احترام اور ان پر عمل کرتے ہیں، یہ تو اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھنے والی بات ہے، کوئی دوسرا اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہے، اسی سے متعلق ایک واقعہ بیان کر رہا ہوں جو ہمیں تبلیغی جماعت کے ایک امیر صاحب کی زبانی معلوم ہوا۔

حضرت ابوداؤدؒ ایک انتہائی نیک اور بزرگ اور صوفی گزرے ہیں، ایک مرتبہ حضرت ابوداؤدؒ ایک نہر کے قریب سے گزر رہے تھے، نہر میں ایک کشتی پر سوار چند لوگ جا رہے تھے، ان میں ایک بزرگ بھی تھے، دفعتاً ان بزرگ کو چھینک آئی اور انہوں نے الحمدللہ! کہا، حضرت ابوداؤدؒ نے بھی سنا اور انہوں نے چاہا کہ انہیں الحمدللہ! کا جواب دیں، اسی اثنا میں کشتی کچھ آگے نکل گئی۔ حضرت ابوداؤدؒ نے ادھر ادھر نظر دوڑائی انہیں قریب ہی ایک خالی کشتی نظر آ گئی، حضرت ابوداؤدؒ نے اس کشتی کے مالک سے کہا: مجھے اپنی کشتی میں بٹھا کر اس کشتی کے پیچھے لے چلو۔ کشتی والے نے کہا: میں دو دینار لوں گا۔ ابوداؤدؒ نے منظور کر لیا، وہ کشتی میں بیٹھ کر جب بالکل اس کے برابر پہنچ گئے تو زور سے ''یرحمک اللہ'' دوسری کشتی والے بزرگ نے سنا تو انہوں نے جواب میں: ''یھدیکم اللہ ویصلح بالکم'' کہا۔ حضرت ابوداؤدؒ نے کشتی والے سے کہا: اب کشتی واپس لے چلو۔ کشتی والے نے تعجب سے پوچھا: کیا صرف اسی لئے آئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مجھے بس یہی کام تھا۔ جب کشتی کنارے سے لگی اور حضرت ابوداؤدؒ اترنے لگے تو غیب سے ندا آئی: ابوداؤدؒ! تو نے دو دیناروں کے بدلے جنت خرید لی۔ سبحان اللہ!

یہ ہے ہادئ عالم، سرور کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پوری کرنے کا مقام ایک معمولی سی سنت پوری کی اور جنت پالی، کتنے افسوس کا مقام ہے پہلے وقتوں کے بزرگ سنتوں کا اتنا احترام کریں اور ہم ذرا سی بھی پرواہ نہ کریں، ہمیں سنتوں کی تکمیل کا بھی اہتمام کرنا چاہئے نہ جانے خدا کو ہماری کون سی بات پسند آ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنتوں کا احترام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مرسلہ: حافظ محمد اطہر خان، جہلم

شعور ختم نبوت

(قاضی احسان احمد)

سوال:...... مرزا قادیانی کو دن میں کتنی مرتبہ پیشاب آتا تھا؟

جواب:...... تقریباً ۱۰۰ مرتبہ۔

سوال:...... مرزا قادیانی کے بہت سے خود ساختہ فرشتے تھے، اس کے سب سے تیز رفتار خود ساختہ فرشتے کا نام بتایئے؟

جواب: ٹیچی ٹیچی۔

سوال:...... مرزا قادیانی کی ماں کا نام کیا تھا؟

جواب:...... چراغ بی بی۔

سوال:...... بچپن میں مرزا قادیانی کو کس نام سے پکارا جاتا تھا؟

جواب:...... دسوندھی کے نام سے۔

سوال:...... قرآن کریم میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے لئے کیا لقب استعمال ہوا ہے؟

جواب:...... امہات المومنین۔

سوال:...... قرآن پاک کی کس آیت مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والیوں کو اہل بیت کے نام سے یاد کیا گیا ہے؟

جواب:...... سورۂ احزاب آیت: ۳۳ میں۔

سوال:...... صحابی سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... وہ خوش نصیب اور بابرکت فرد جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بحالت ایمان کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی وفات پائی ہو۔

سوال:...... قادیانی مندرجہ ذیل قرآن القابات کن کے لئے استعمال کرتے ہیں؟ امہات المومنین، اہل بیت، صحابہؓ۔

جواب:...... بالترتیب مرزا قادیانی کی بیوی، مرزا قادیانی کا خاندان، مرزا قادیانی کے حواری کیلئے۔

گشتی فرمان

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے نام ایک گشتی حکم نامہ جاری کیا، جس میں تحریر فرمایا: ''بے شک تمہارے امور میں میرے نزدیک نماز سب سے اہم ہے، پس جس نے اس کی حفاظت و پابندی کی وہ اپنے دین (باقی چیزوں) کی بھی حفاظت کرے گا، اور جس نے اسے ضائع کر دیا وہ دوسری چیزوں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔''

مرسلہ: محمد امین، ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 و 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

ترسیل زر کا پتہ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن — ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے